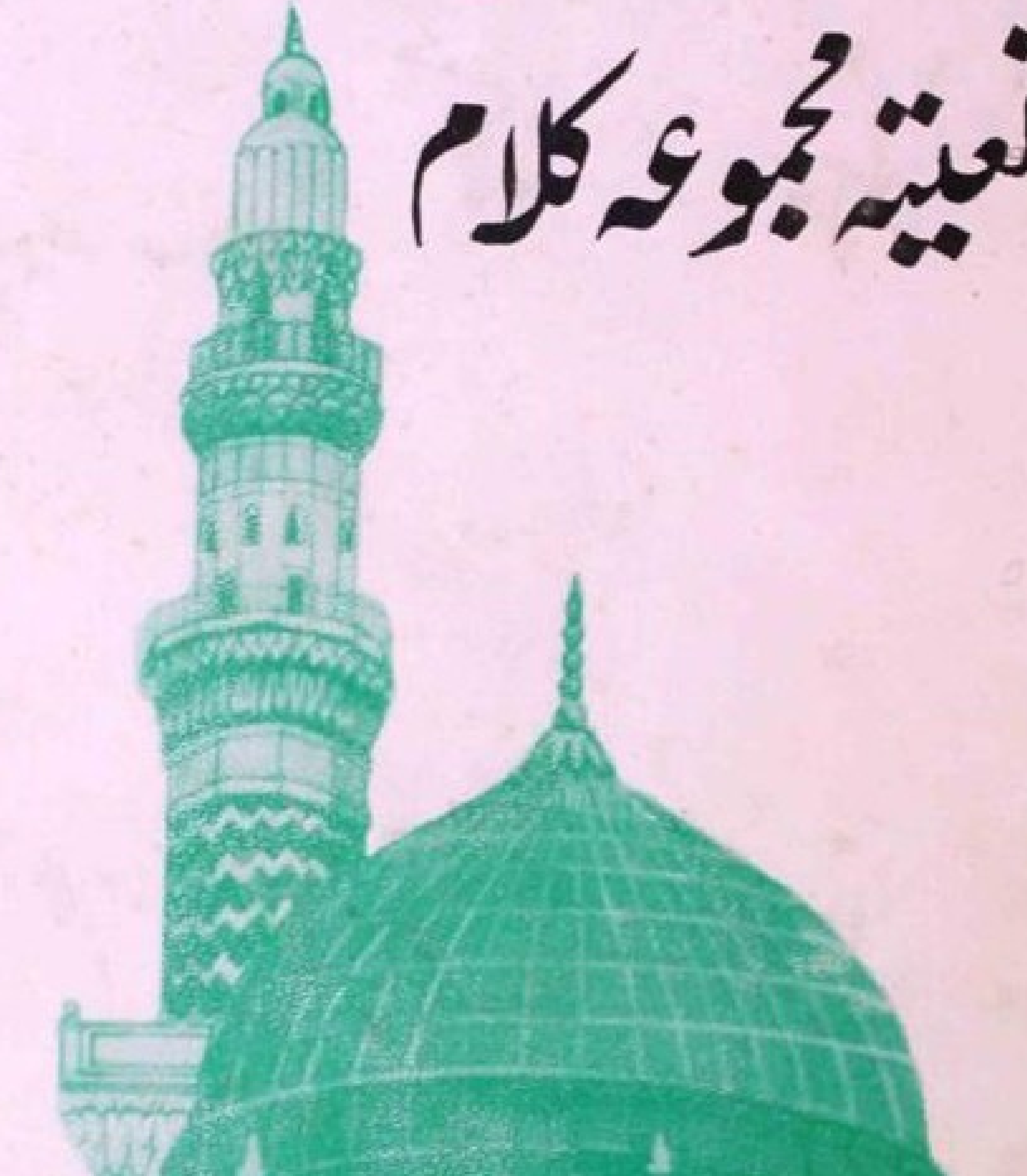
نعت ہی نعت

نعتیہ مجموعہ کلام



نیّر اسعدی

نیّر اسعدی اپنی فکر کے آئینے میں

نیّر اسعدی نہ صرف یہ کہ میرے عزیز دوست ہیں بلکہ شاعری کے حوالے سے بھی میرے لئے عزیز از جان ہیں۔ آج تک ان کا جو کلام حمد، نعت، منقبت، مرثیہ اور غزل کی صورت میں، میں نے سنا یا میری نظروں سے گزرا ہے وہ اُن کی خوش فکری اور زمانے سے متاثر ہونے کے بجائے زمانے کو متاثر کرنے کا جیتا جاگتا ثبوت ہے۔ مثلاً

محمدؐ کے نقشِ قدم پر ہی چلنا
بہت لازمی تھا بہت لازمی ہے

یا منقبت کا یہ شعر

نزع کے عالم میں یا لیں پر جو آجائیں حسینؑ
اس خوشی میں توڑ دوں دم ان کو دم بھر دیکھ کر

یا جب غزل کے حوالے سے بات ہو تو نیّر اپنا تعارف خود کراتے ہیں اور کہتے ہیں کہ

اس کو ملنا تھا آخرش مجھ سے
وہ کہ دریا تھا میں سمندر تھا

اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ۔

فہیم اختر

نیّر اسعدی نعت کے حوالے سے

برادرم نیّر اسعدی کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ میں ان کو جب سے جانتا ہوں جبکہ یہ ایک چھوٹے سے پودے کی مانند تھے اور آج بھی جانتا ہوں جبکہ یہ وادیٔ ادب میں ایک سایہ دار شجر کی صورت اختیار کر گئے ہیں۔

نعتوں کے یہ خوبصورت اشعار میں سمجھتا ہوں اُن کی شناخت کا خوبصورت حوالہ ہیں۔

ع چمک اٹھے سرِ قرطاس کہکشاں کی طرح
جو لفظ ذہن میں لکھتے مدحتِ نبیؐ کے لئے

ع صاحبِ شق القمرؐ کا فیض مجھ پر دیکھئے
نعت گوئی ہے اُجالا گوشۂ تنہائی کا

ع نہ ہو وہؐ ابرِ کرم گر تو پھر خدا کی قسم
ہماری زیست ہو سوکھے ہوئے شجر کی طرح

میری دعا ہے کہ آسمانِ ادب کا یہ نیّر ضو فشاں تا قیامت اپنی ضیاء بار کرنوں سے جہانِ ادب کو منور کرتا رہے۔

مشہود جعفری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نعت ہی نعت

مقصدِ شاعری ہے نعت ہی نعت
رونقِ زندگی ہے نعت ہی نعت
بارشِ نور مجھ پہ ہے نیّرؔ
روح میں بس گئی ہے نعت ہی نعت

از:- نیّر اسعدی

پتہ:- ۲۸/N پی آئی بی کالونی کراچی نمبر ۵

سنہ ۱۹۸۷ء

بارِ اول ... ...

تعداد ... ... ایک ہزار

نعتیہ مجموعہ کلام ... بشر اسعدی

نام کتاب ... ... "نعت ہی نعت"

کتابت ... ... سید شبیہ الحسن امروہوی

ہدیہ ... ... ایک سورۂ فاتحہ برائے ایصالِ ثواب
نیاز فاطمہ مرحومہ بنت مرزا مصطفےٰ بیگ

مطبوعہ ... ...
احمد برادرس پرنٹرز
ناظم آباد کراچی

ملنے کا پتہ

۲۸/۸ پی آئی بی کالونی۔ کراچی نمبر ۵

انتساب

اپنی والدہ ماجدہ
نیاز فاطمہ (مرحومہ) بنت مرزا مصطفیٰ بیگ
کے نام

پھول چُنتے ہیں مجھے نذرِ عقیدت کے لئے
میرے آقا میری جانب مسکرا کر دیکھنا

(نیّر اسعدی)

نعت اسعدی بارگاہِ رسالت میں

پروفیسر ڈاکٹر نعیم نقوی

عقیدتوں کے سلام ہوں اس ذات پر جو دانائے سُبل مولائے کُل اور ختم الرسل ہے۔ جس نے غبارِ راہ کو فروغ وادیٔ سینا بخشا جو نگاہِ عشق و مستی میں اول و آخر ہے۔ جو قرآن و فرقان اور یٰسین وطٰہٰ ہے۔ جس کا اسمِ گرامی محمدؐ ہے۔ محمدؐ کے معنی ہیں جس کی حمد کی جائے یا حمد کیا ہوا۔ خالقِ کائنات نے اپنے کلام میں بھی جس کو محمدؐ کہا ہو بالفاظِ دیگر قرآن نے بھی اس کی حمد کی ہو ہم اس کی توصیف کس طرح کر سکتے ہیں اور جب محمدؐ کے معنی ہی حمد کیا گیا ہے تو ثنائے کبریا کے لیے کس اصطلاح سے کام لیا جائے اس لیے کہ تعریف و توصیف اور ثنا میں حمد کو سب پر تفوق حاصل ہے۔ جس کی ہم حمد کرتے ہیں وہی خالق و مالک قرآنِ مجید میں محمدؐ کہتے ہوئے اپنے بندے کی حمد کرتا ہے۔ لہٰذا ہم سنتِ الٰہی کے تحت سرکار کی حمد کرتے ہیں مگر یہاں الفاظ و اصطلاحات کی تنگ دامانی ہمارے پیشِ نظر ہے۔ اسی سبب حمد کو محمدؐ سے جدا نہ سمجھتے ہوئے بھی ہم اُن کی توصیف کو نعت سے موسوم کرنے پر مجبور ہیں اور اصطلاحاً حمد صرف ذاتِ احد کے لیے مختص ہو گئی یعنی ذاتِ واجب کی تعریف کرتے ہوئے ہمیں محمدؐ کے اشتقاق کا سہارا لینا پڑا۔ ورنہ حمدِ الٰہی ممکن نہ تھی۔

نعت گوئی کا سلسلہ سرکارِ رسالت پناہ کی ولادت سے ہی شروع ہوا تھا اس طرح سب سے پہلے نعت گو حضرت عبد المطلب تھے۔ دینِ ابراہیمی کے عظیم علمبردار جناب عبد المطلب کے یہ اشعار سیرۃ الحلبیہ جلد اوّل اور روضۃ الاحباب جلد اوّل ص ۵۵ مطبوعہ انوار محمدی لکھنوی کے علاوہ بھی بہت سی کتابوں میں ملتے ہیں ؎

الحمد للّٰہ الذی اعطانی هٰذا الغلام الطیب الاردان
قد ساد فی المهد علی الغلمان اعیذہ بالبیت ذی الارکان
حتیٰ اراہ بالغا البنیان اعیذہ من شرّ ذی شان

یعنی تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھے یہ طیب و طاہر بچہ عطا فرمایا۔ اس بچے کو مہد ہی میں ہی دوسروں بچوں سے امتیاز حاصل ہے۔ میں اسے اس کے گھر کی پناہ میں دیتا ہوں یہاں تک کہ یہ بالغ ہو۔

جب حضورِ اکرمؐ نے اعلانِ رسالت فرمایا اس وقت سب سے پہلے حضرت ابو طالب نے کئی نعتیں کہیں۔ دینِ ابراہیمی کے پیروکار اور عظمتِ حق کے آئینہ دار توحید کے پرستار نے اپنے لاڈلے بھتیجے کی مدح کرتے ہوئے یہ اشعار کہے جنھیں علامہ شبلیؔ نے اپنی مشہور کتاب "تفسیر" میں نقل کیا ہے۔ عبداللہ احمد الامینی کی کتاب "الغدیر" کے علاوہ قسم بن محضر عطار بن دینار اور عبداللہ ابن عباس نے بھی ان نعتیہ اشعار کی توثیق کی ہے ؎

واللّٰہ لن یصلوا الیک بجمعھم حتیٰ اوسد فی التراب دفینا

اللہ کی قسم آپ کو (اے میرے بھتیجے) اہلِ قریش تمام گروہ کے ساتھ اس وقت تک ذرا بھی نقصان نہیں پہنچا سکتے جب تک میں دفن نہ ہو جاؤں۔

فاصدع بامرک ما علیک غضاضۃ وابشر بذاک و قرّ منک عیونا

آپ امرِ نبوت و رسالت کا کھل کر اعلان کیجیے آپ کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا ہے آپ میری پیش کش سے راضی ہو جائیے۔

وَدَعَوْتَنِی وَعَلِمْتُ اَنَّکَ نَاصِحِی — لَقَدْ صَدَقْتَ وَکُنْتَ قَبْلُ اَمِیْنًا

آپ نے مجھے حق کی دعوت دی مجھے یقین ہے کہ آپ میرے خیر خواہ ہیں۔ آپ نے سچ کہا آپ تو پہلے سے ہی امین ہیں۔

قد علمت بان دین محمدؐ — مِن خیر الادیان البریۃ دینا

مجھے معلوم ہے کہ محمدؐ کا دین تمام ادیان سے بہتر ہے۔ اور یہ سلسلہ اب تک قائم ہے اور قیامت تک جاری و ساری رہے گا۔ موجودہ صدی عیسوی میں عزیز لکھنوی محشر لکھنوی۔ اعلیٰ حضرت احمد رضا خان بریلوی۔ شاد عظیم آبادی۔ قمر جلالوی بہزاد لکھنوی اور ماہر القادری جیسے نامور شعراء نے عقیدت کے نذرانے پیش کیے اور ان کے بعد موجودہ نعت گو شعراء کی خاصی تعداد ہمارے سامنے ہے۔

اس وقت میرے سامنے عزیزم نیرؔ اسعدی سلمہ کا نعتیہ کلام ہے نیرؔ اسعدی ان چند خوش نصیب نوجوان شعراء میں سے ایک ہیں جنھیں خاندانی اعتبار سے بھی علمی اور ادبی وجاہت ورثہ میں ملی اور اکتساب کے مواقع بھی میسر ہیں۔ ان کے دادا حضرت مولانا مرزا احمد حسین قبلہ ایک باعمل جید عالم ہیں اور ان کے والد و برادر محترم آغا محمد اصغر عمدہ مقرر اور ماہرِ تعلیم ہیں۔ جناب دردؔ اسعدی سے نیرؔ کو تلمذ حاصل ہے۔ جناب فیض بھرت پوری سے فیض یاب ہوتے ہیں۔ ذہانت اور تحصیلِ علم کا جذبۂ دروں انھیں اس مقام پر لے آیا ہے کہ اہلِ علم انھیں قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ نیرؔ اسعدی کے کلام میں روانی بھی ہے اور جاذبیت بھی انھوں نے اپنے جذبات و احساسات کے اظہار و ابلاغ کے لیے ابہام کی بوجھل فضا کبھی قائم ہونے نہیں دی۔ ان کے مشاہدات و تجربات اگر کبھی علامتی انداز میں شعری قالب

اختیار کرتے ہیں تو اجمالی صورت میں بھی مفاہیم کا ایک دل آویز جہاں پنہاں ہوتا ہے۔ وہ پھول پھلیوں کی فسوں طرازی سے قارئین کو انجان طلسمی فضا سے دوچار نہیں کرتے ہیں اپنی کیفیاتِ دروں کو تجسس کے سہارے مدرکات کے ملبوس میں پیش کرتے ہوئے اپنی فنکارانہ آسودگی کا اظہار کرتے ہیں۔

مجھے خوشی ہے کہ ان کا شعری آہنگ اور لب ولہجہ دل آویز واثر آفریں ہے جس کے سبب ان کے قارئین مانوس فضا میں سانس لیتے ہیں اور ان کے اشعار پڑھتے ہوئے کسی قسم کا ذہنی انقباض محسوس نہیں کرتے ورنہ آج کل نیز جیسے بہت سے نوجوان شعرا تجرید وابہام کے نام پر الفاظ ومعانی کے قتل کو فن سمجھتے ہیں۔ اور بے راہ روی کا شکار ہوتے ہوئے خوش فہمیوں کے سرابوں میں ذہنی سفر کو برقرار رکھے ہوئے ہیں۔ میں نے بطورِ خاص یہ محسوس کیا ہے کہ نیرّ اسعدی کے یہاں خود کلامی کا انداز ہو یا غیر مرئی اور بے جان اشیاء سے تخاطب وہ اپنے لب ولہجہ کے دلکش ملبوس کے ذریعہ فکر کے خوشنما سراپا کو مزین تر بنانے میں منہمک رہتے ہیں۔ ان کا یہ شاعرانہ مزاج دیگر اصناف شاعری کی طرح نعتوں میں در آیا ہے۔

اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا ہے کہ جب وہ بارگاہِ رسالت پناہ میں گلہائے عقیدت پیش کرتے ہیں تو اس پیش کش میں دل زیادہ نظر آتا ہے۔ اس کا یقینی طور پر یہی سبب ہے کہ وہ محبوبِ خدا سے والہانہ مودت رکھتے ہیں۔ ان کا یہ پہلو نعتیہ کلام کی تاثیر میں بے پایاں اضافوں کا سبب ہے۔ انھوں نے بجا طور پر کہا ہے۔ ؎

جو لفظ ذہن میں تھے مدحتِ نبیؐ کے لیے
چمک اٹھے سرِ قرطاس کہکشاں کی طرح

اور یہ حقیقت انھوں نے اسی پس منظر میں بیان کی ہے کہ مدحِ معصوم کے لیے وہ پاکیزہ التزامات کے قائل ہیں جس کی توثیق ان کے اس مطلع سے ہوتی ہے ؎

لکھوں تو قلم کو ثر و زمزم سے دھلا ہو　　　　اس شان سے محبوبِ الٰہی کی ثنا ہو

وہ اس ذاتِ گرامی کی مدح انتہائی قلبی انہماک سے کرتے ہیں جس کی لب کشائی وما ینطق عن الھویٰ ہے اور جس کا عمل عینِ خدا ہے۔ وما رمیت اذ رمیت سند ہے اور کیوں نہ ہو کہ وہ محبوب احد ہے۔ جس نے دکھی انسانیت کو مسرت و شادمانی کا پیغام دیا اور ظلمت کے اندھیروں کو نور سے بدل دیا۔ ان کا اسوۂ حسنہ قیامت تک انسانیت کے لئے مشعلِ راہ ہے اور جو اس اسوۂ پاک کی تقلید کرتا ہے یقیناً حقیقت آگاہ ہے بقول نیر اسعدی ؎

یقیناً ملّتِ بیضا شعورِ زندگی پائے　　　　اگر انسان اپنائے شریعت شاہِ بطحا کی

٭٭٭

اسوۂ احمدِ مرسل سے جو ہیں دور انھیں　　　　مرحلے زیست کے دشوار نظر آتے ہیں

سرکارؐ کی ذات سراسر انعام ہے حقانیت اس کا پیغام ہے۔ وہ عبد جس سے بندگی کی معراج ہے، انسانیت کا تاج ہے، کونین پر اس کا راج ہے اسی کے ہاتھوں ہماری لاج ہے۔ جو صدقِ دل سے اس کا ہوا وہی پسندیدۂ خدا ہوا اور حقانیت سے کبھی بھی نہ جدا ہوا۔ اس کی ذات معرفت کا زینہ ہے اور آگہی کا خزینہ ہے۔ اسی موضوع پر نیر اسعدی نے کافی اشعار کہے ہیں ؎

مری ہستی میں لائی انقلاب آگہی پیہم　　　　محبت شاہِ بطحا کی عنایت شاہ بطحا کی

٭٭٭

یہ سب ہے فیضِ گردِ کفِ پائے مصطفیٰؐ　　　　سمٹا ہوا جو نور سراسر سحر میں ہے

٭٭٭

اس کی دنیا اس کی عقبیٰ اس کا کوثر اس کا خلد　　　　لوحِ دل پر نقش جس نے کر لیا نامِ حبیبؐ

٭٭٭

کیوں نہ پھر میرے مقدر کا ستارہ چمکے   دامنِ ختمِ نبوت میں اماں پائی ہے

وہ خوش نصیب ہے جس نے اسے بقدرِ ظرف پہچانا ہے۔ کیونکہ اس کی بدولت ہم نے حق کو جانا ہے۔ وہ رسول الثقلین ہے جدّ الحسن والحسین ہے۔ وہ ایسا علی صفات ہے کہ اس کی راہ راہِ نجات ہے۔ اگر خالقِ اکبر رب العالمین ہے تو وہ رحمۃ للعالمین ہے۔ جہاں جہاں ربِّ احمد کی خدائی ہے وہاں وہاں اس بندۂ یکتا کی مصطفائی ہے۔ وہ ظلِّ رحمانی ہے اور ہر جگہ اس کی جلوہ سامانی ہے ؎

روشنیٔ ماہ واختر آپ کے قدموں کی دھول   آپ کے قدموں کے صدقے میں مہ واختر ہے

✿✿✿

کیوں نہ ہر دورِ عالم منوّر رہے   جلوہ گر آپ تھے جلوہ گر آپ ہیں

✿✿✿

لفظِ کن کی آپ ہی کی ذات تو تعبیر ہے   کائناتِ عشق صدقہ آپ کی انگڑائی کا

یہ امر واقعی ہے کہ مدینہ سرحدِ آگہی ہے اس خیال کو نیّر نے خوب نظم کیا ہے ؎

مدینے جو پہنچوں تو میں خود کو پاؤں   مدینہ مری سرحدِ آگہی ہے

آخر میں نیّر اسعدی کی مختلف نعتوں سے ایسے اشعار کا انتخاب پیش کیا جا رہا ہے جس سے ان کی شعوری اور قلبی کیفیات کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے۔ عشقِ رسول کریم ان کا سرمایۂ حیات ہے اور دافعِ آفات ہے۔ حضور کا ذکر ہر مسلمان کی طرح ان کے لیے بھی باعثِ تسکینِ قلب وجاں ہے ؎

چلو چل کے دیکھو دیارِ مدینہ   اگر دوستو خواہشِ زندگی ہے

✿✿✿

محمد مصطفیٰ کا نام لب پر بار بار آئے   جسے سن کر مرے دل کو سکوں آئے قرار آئے

✿✿✿

گو دید کی طالب تو بہت ہیں مری نظریں
وہ سامنے نظروں کے جو آجائیں تو کیا ہو

✤

معراجِ زندگی ہے اگر یوں گزار دو
خیر البشر ﷺ کی آنکھوں میں صورت لئے ہوئے

✤

یہ بندگی نہیں ہے معراج بندگی ہے
نقشِ قدم پہ اُن ﷺ کے میری جبیں جھکی ہے

✤

نیّر اسعدی اور اُن کا نعتیہ کلام

پروفیسر نادر حسین
حیدرآباد سندھ

جناب نیّر اسعدی سے میں ذاتی طور پر واقف نہ تھا البتہ جرائد و رسائل میں ان کا کلام پڑھتا تھا اور اس طرح ان کے کلام اور نام سے شناسائی تھی۔ چند روز قبل مخدوم وردؔ اسعدی صاحب کے توسط سے ان سے ملاقات ہوئی اور اُن کی شاعری نیز ادبی خدمات سے متعارف ہوا۔ اس موقعہ پر ان کے نعتیہ کلام [illegible] " کے منتخب اشعار بھی میری نظر سے گذرے جن کے پڑھنے سے یہ محسوس ہوا کہ نیّر اسعدی [illegible] ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جو قلبی لگاؤ ہے اس کے شعری اظہار میں انھوں نے کمال [illegible] سے کام لیا ہے۔

جناب نیّر اسعدی ایک علمی اور مذہبی گھرانہ کے چشم و چراغ ہیں۔ نام ان کا آغا نیّر علی ہے۔ ۱۵ر جولائی ۱۹۵۴ء کو کراچی میں پیدا ہوئے اور ابھی صرف پندرہ سال کے تھے کہ مشقِ سخن کا سلسلہ شروع ہو گیا اس طرح آغازِ شاعری کا سال ۱۹۶۹ء ہے۔ کیونکہ محترم وردؔ اسعدی کے شاگرد ہیں لہٰذا اسی نسبت سے نیّر اسعدی تخلص اختیار کیا۔ ساتھ ہی ساتھ فیض بھرتپوری صاحب سے بھی اصلاح لیتے رہے ہیں۔ آجکل پاکستان اسٹیل مل کراچی میں اسسٹنٹ فورمین کی حیثیت سے ملازم ہیں۔

اُن کا یہ مجموعۂ کلام جس کے نام سے ہی ظاہر ہے صرف نعتیہ کلام کا مجموعہ ہے۔ اس کی ابتداء حمدِ باری تعالیٰ جل علیٰ شانہٗ سے ہوتی ہے۔

نعت گوئی کی تاریخ کا اگر جائزہ لیا جائے تو معلوم ہوگا کہ یہ صنفِ سخن بڑی پرانی ہے مگر ایک مسلمان کی حیثیت سے ہمارے نزدیک نعت گوئی صرف ایک صنفِ شاعری ہی نہیں بلکہ ذریعۂ عبادت و سعادت بھی ہے۔ اور میں یہی سمجھتا ہوں کہ ؎

ایں سعادت بزورِ بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ!

نیّر اسعدی اس اعتبار سے خوش قسمت ہیں کہ ان کا پہلا مجموعۂ کلام نعتیں اور نعتیہ قطعات پر مشتمل ہے۔ جب ہی تو اپنے ایک قطعہ میں اِس حقیقت کا اس طرح اظہار کرتے ہیں ؎

مقصدِ شاعری ہے نعت ہی نعت
رونقِ زندگی ہے نعت ہی نعت
بارشِ نور مجھ پہ ہے نیّر
روح میں بس گئی ہے نعت ہی نعت

نعت گوئی ہر کس و ناکس کے بس کی بات نہیں۔ جب تک حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے سچی محبت نہ ہو اور جذبۂ محبت پختہ نہ ہو اُس وقت تک نعت کہنا بہت مشکل ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ سیّد المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان میں شعر کہنا اللہ کے حکم کی تعمیل ہے۔ اس ضمن میں نیّر اسعدی کے چند اشعار جو اسی نعتیہ مجموعہ "نعت ہی نعت" سے منتخب کیے گئے پیشِ خدمت ہیں۔

قلم ہاتھوں میں ہے اور سوچتا ہوں
محمدؐ کی ثناء لفظوں میں کیا ہو

***

اک حقیقت ہے یہ بھی اے نیّر
نعت کہنا بہت ہی مشکل ہے

***

ہو نہاں عشقِ محمدؐ جب مرے اشعار میں
نذر کرنے جاؤں پھر سرکار کے دربار میں

***

ثنائے حبیبِ خدا لکھ رہا ~~ہوں~~ ہے
قلم میرا نیّر بڑے کام کا ہے

یہ ایک ناقابلِ فراموش حقیقت ہے کہ آج کے دور میں نعتِ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تبلیغِ دین، ترویجِ مذہب اور تحفظِ عقائدِ اسلامی کا ایک اہم ذریعہ بن چکی ہے، اس امر کا برملا اظہار بھی زیرِ نظر مجموعۂ کلام میں اکثر مواقع پر ملتا ہے مثلاً ؎

چمک اُٹھے سرِ قرطاسِ کہکشاں کی طرح
جو لفظ ذہن میں تھے مدحتِ نبیؐ کیلئے

***

درِ رسولؐ ہے، میں ہوں، خدا کی رحمت ہے
اب انتہائے مسرت کی انتہا بھی نہیں

اپنے ایک نعتیہ قطعہ میں اسی حقیقت کی طرف ایک موقعہ پر اس طرح اشارہ کرتے ہیں ؎

پا پیادہ تلاش میں حق کی
مصطفٰے کے دیار تک جاؤں
پھر بھی حاصل رہے سکون مجھے
راستے میں کہیں جو تھک جاؤں

وہ زندگی جو عشقِ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں بسر ہو یقیناً قابلِ تحسین ہے، کیونکہ نفسیاتی اعتبار سے محبت مقتضئ اطاعت ہوا کرتی ہے اسی لیئے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سچی محبت کے نتیجہ میں ہر عمل یقیناً اسلامی تعلیمات کے مطابق ہوگا اور سیرتِ احمد مجتبیٰ صلعم کا اتباع ہمارے لیے باعثِ سکون و اطمینان ہوگا ؎

عشق احمدؐ ہے اور میرا دل ہے
زندگی جو مٹنے کے قابل ہے

٭٭٭

اُسوۂ مصطفٰے صلعم کو اپناؤ
یہ عمل زندگی کا حاصل ہے

ایک دوسرے مقام پر اسی بات کو سادگی اور اثر آفرینی کے ساتھ یوں پیش کیا گیا ہے ؎

نبیؐ نہ ہوتے تو ملتی نہ زندگی ہم کو
یہ ذات کتنی ضروری تھی آدمی کے لیئے

یا

کس طرح بھلا منزلِ حق سے وہ جدا ہو
جو نقشِ کفِ پائے محمدؐ پہ چلا ہو

بعض اشعار میں معجزاتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا بھی تذکرہ ملتا ہے اور اس قسم کے اشعار سے شاعر کے علم اور ان کی فکر کا اندازہ ہوتا ہے مثلاً ؎

سنگریزوں کو ملا اعجاز جب گویائیؑ کا
ہو گیا قائل زمانہ آپ کی سچائیؑ کا

معراج ~~معراج~~
شب معراج یہ شانِ حبیب کبریا دیکھو
فلک پر ہیں محمدِ مصطفےؐ کے نقشِ پا دیکھو
نبیؐ معراج کو جاتے ہیں مہمانِ خدا بن کر
زمیں سے عرش تک ہے نور کا اک سلسلہ دیکھو

نیّر اسعدی بھی ایک راسخ العقیدہ مسلمان کی حیثیت سے سیرت سرورِ عالم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کو نشانِ منزل اور مشعلِ راہ سمجھتے ہیں ان کے اس ایمان و ایقان کا اندازہ ان کی ایک نعت کے دو اشعار سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے۔ فرماتے ہیں ؎

کوئی ثانی آپؐ کا پیدا ہوا ہے اور نہ ہو
حسن میں، کردار میں، اخلاق میں گفتار میں
نام نامی معجزہ تھا جب کہا یا مصطفےؐ
مل گئی منزل بہ آسانی رہِ دشوار میں

ان کے کلام میں میرے نزدیک آمد ہی آمد ہے۔ الفاظ کی بندش اور

عقیدت و محبت کا برملا اظہار ان کے کلام کی وہ منفرد خصوصیت ہے جس کی وجہ سے وہ نعت گوئی کے میدان میں ممتاز نظر آتے ہیں چنانچہ عقیدت و محبت کی یہ منزل بھی ملاحظہ ہو۔

اے نیّر کاش مل جائے مدینہ کی زمیں مجھ کو
نبیؐ کے در پہ سجدہ ریز کرنی ہے جبیں مجھ کو
مجھے رستہ بتاتا ہے، مجھے منزل دکھاتا ہے
کوئی معلوم ہوتا ہے دل و جاں کے قریں مجھ کو
مدینے جا کے میں واپس نہ آؤں دل کی حسرت ہے
کہیں سب لوگ اے نیّر مدینے کا مکیں مجھ کو

اک نگاہِ کرم خدا کے لیئے
کتنا واضح سوالِ سائل ہے

محبت کسی اور سے ہو تو کافر
یہ نیّر خدا کی قسم آپؐ کا ہے

آخر میں بارگاہ ایزدی میں دست بدعا ہوں کہ جناب نیّر اسعدی کا یہ مجموعۂ کلام زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہونچے بالخصوص نوجوان نسل اس کے مطالعہ سے حقیقی معنی میں استفادہ کرے اور ہم سب حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت سے سرشار ہو کر شمع رسالت کے سچے پروانے بن جائیں۔ نیّر اسعدی نے جس خلوص، محبت اور کاوش

سے اس مجموعۂ "نعت ہی نعت" کو ترتیب دیا ہے رب العزت ان کی خدمات کو قبول کرے، اور ان کی یہ آرزو بھی شرفِ قبولیت حاصل کر سکے

آرزو ہے حشر کے میدان میں
ساتھ میرے نعت کا دیوان ہو

نوٹ:۔
کتاب کا مسودہ پچھلے سال مکمل ہو چکا تھا جس پر پروفیسر نادر حسین صاحب (مرحوم) نے تقریظ تحریر کی تھی۔ کتاب کی طباعت سے پہلے پروفیسر صاحب موصوف اس جہانِ فانی سے رحلت فرما گئے۔ قارئین کرام مرحوم کے لیے ایک سورۂ فاتحہ پڑھ کر ایصالِ ثواب فرمائیں۔ شکریہ

یسٓر اسعدی

ہونہار شاگرد

یہ ایک مسلمہ امر ہے کہ شاعر بنتا نہیں پیدا ہوتا ہے۔ اس کی سوچ، الفاظ کے ذخائر اور ان کے استعمال کا طریقہ اور رہنمائی شاعر کو کہیں سے کہیں پہنچا دیتی ہے۔ ان لوازمات کے ساتھ ساتھ اگر دل میں عشق کی تڑپ بھی پیدا ہو جائے تو سونے پر سہاگے کی مثال ہوئی ہے۔ ادبی ماحول کا میسر آ جانا بھی شاعر کے لئے بڑا ممد و معاون ثابت ہوتا ہے۔ یہ تمہید میں نے اس لئے باندھی ہے کہ آج میں جس شاعر پر چند سطور لکھنا چاہتا ہوں اس میں وہ تمام خصائص موجود ہیں جس کا مندرجہ بالا سطور میں تذکرہ کیا گیا ہے۔

یہ شاعر نیّر اسعدی ہیں۔ نیّر کے محاسنِ کلام پر میں تبصرہ کرنے سے اس لئے گریز کر رہا ہوں کہ موصوف میرے ارشد تلامذہ میں سے ایک ہیں۔ اگر میں ان کی کچھ تعریف کروں تو صاحبانِ علم یہ سمجھنے میں حق بجانب ہوں گے کہ میں اپنی توصیف کر رہا ہوں، اس لئے میں صرف نیّر کو میسر آنے والے ماحول، تعلیم و تربیت اور شعری ذوق پر گفتگو کروں گا۔

نیّر کے والدِ بزرگوار محترم آغا محمد اصغر صاحب ایک اعلیٰ تعلیم

بافتہ نہایت مہذب انسان ہیں اور یہ نعمت اصغر صاحب کو ان کے اپنے والد محترم سے ورثہ میں ملی ہے۔ ظاہر ہے کہ جس ماحول میں نیّر نے پرورش پائی وہ کتنا صاف ستھرا اور ادبی ہوگا۔ تعلیمی اعتبار سے نیّر نے بی۔ اے اردو (آنرز والنس) کی ڈگری حاصل کی ہے۔

نیّر پندرہ سولہ سال کی عمر سے شعر کہہ رہے ہیں مگر میری ملاقات ان سے ۱۹۷۴ء میں ہوئی جبکہ وہ کراچی ٹرانسپورٹ کارپوریشن ماڈل ڈپو میں سینئر میکنک کے فرائض انجام دے رہے تھے اور جب میں اسی ورکشاپ کے دفتر میں ہیڈ کلرک کی حیثیت سے مامور تھا۔ پہلی ہی ملاقات میں نیّر نے چند غزلیں سنائیں۔ میرے استفسار پر یہ بھی میرے علم میں آیا کہ یہ غزلیں ان کی اپنی کوششیں تھیں یعنی ان غزلوں پر کسی سے اصلاح نہیں لی گئی تھی۔ دورانِ گفتگو اظہارِ مدعا کیا گیا اور میں نے بخوشی اس ہیرے کو اپنی انگوٹھی میں سجا لیا۔ اور نیّر کو ان کی خواہش پر یہ اجازت بھی دے دی گئی کہ وہ اپنے تخلّص کے ساتھ اپنے دادا استاد کی نسبت بھی استعمال کر سکتے ہیں اور وہ اس نسبت پر آج بھی فخر کرتے ہیں۔

نیّر تقریباً روزانہ ہی میرے دیئے ہوئے مصرعہ پر ایک غزل کہتے، میری ہدایت کے مطابق کم از کم چالیس پچاس اشعار پر مشتمل غزل ہوتی۔ غرض کچھ عرصہ کی مشق کے بعد ہی نیّر میں شعر کہنے کی بھرپور صلاحیت پیدا ہو گئی۔ کچھ اور عرصہ گزرا تو اعتماد کی حد تک پہنچ گئے اور آج وہ دن بھی آ گیا کہ نیّر کی تخلیق شدہ نعتوں کا مجموعہ شائع ہو کر منظرِ عام پر آ گیا۔ ظاہر ہے کہ صاحبِ کتاب بن جانے پر نیّر خوش ہوں گے، نیّر کی اس خوشی نے مجھ کو کتنی خوشی بخشی ہوگی اس کا اندازہ صرف دل کر سکتا ہے۔ زبان اس کی تشریح سے قاصر ہے۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ نیّر فکرِ سخن کرتے وقت سب سے پہلے سلسلۂ اسعدیہ کے وقار کو پیشِ نظر رکھتے ہیں۔ جس کے نتیجے میں سامنے کے مضامین نظم کرنے سے گریز کرتے ہیں۔ صاف اور ستھری ترکیبوں کا استعمال قابلِ داد ہوتا ہے۔ دل کے سوز و گداز کو صفحۂ قرطاس پر لاتے وقت الفاظ کے دروبست کا خاص اہتمام کرتے ہیں۔ مشکل سے مشکل بات کو سیدھے سادھے انداز میں بیان کرتے ہیں۔ ابہام نام کی کوئی چیز ان کے کلام میں نہیں ہوتی ہے۔ ان کے اشعار کو سمجھنے کے لیے دماغ کی نہیں دل کی ضرورت ہوتی ہے۔ نعت عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ڈوب کر کہتے ہیں۔ نعت کے لئے نعت کی مخصوص زبان استعمال کرتے ہیں۔

سلام اور مناقب دل کی گہرائیوں سے نظم کرتے ہیں۔ مرثیہ گوئی وہ مشکل فن ہے جو ہر شاعر کے بس کی بات نہیں ہے۔ لیکن میرے اس ہونہار شاگرد نے ایک نہیں بلکہ چار مرثیے تخلیق کرکے مجالس میں جس آب و تاب کے ساتھ پڑھے اور بے پناہ داد حاصل کی وہ اس امر کی غماز ہے کہ نیّر اب اس منزل کا شاعر ہے کہ جس پر صرف میں ہی نہیں سلسلۂ اسعد کا ہر شاعر فخر کرسکتا ہے بلکہ میں تو یہاں تک کہوں گا کہ نیّر سے ان کے دادا استاد مولانا اسعد شاہجہانپوری مرحوم کی روح بھی خوش ہوگی۔

میری دعا ہے کہ باری تعالیٰ نیّر کے نام اور کلام کو ابدالآباد تک آباد رکھے (آمین)

درد اسعدی

نیّر اسعدی کی شاعری

جناب آغا نیر علی صاحب المتخلص نیّر ابن آغا محمد اصغر صاحب ۱۵ جولائی ۱۹۵۴ء میں کراچی میں پیدا ہوئے اور رضویہ کالونی کراچی میں رہائش پذیر ہیں۔ تعلیمی حیثیت بی۔ اے اردو ایڈوانس۔ ڈپلوما آف ایسوسی ایٹ انجینئر آٹوموبائل ٹیکنالوجی۔ کراچی اسٹیل مل میں اسسٹنٹ فورمین کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ ۱۹۶۹ء میں شعر گوئی کا آغاز کیا۔ اور ۱۹۷۳ء تک خود اعتمادی پر اشعار کہہ کر محفلوں میں پڑھتے رہے۔ ۱۹۷۴ء میں عالی جناب دردؔ اسعدی سے کلام پر اصلاح لینی شروع کی۔ آپ نے غزل گوئی سے ابتداء کی اور پھر کچھ عرصے بعد طبیعت حمد، نعت، منقبت اور قصائد کی طرف راغب ہوئی۔ محافل جشن میلاد آئمہ معصومین علیہ السلام میں شرکت کر کے نذرانۂ عقیدت پیش کرتے رہے۔

آپ کے مجموعۂ نعت کی کتابت مکمل ہو چکی ہے۔ جو "نعت ہی نعت" کے نام سے زیورِ طبع سے مزیّن ہو کر مومنین تک پہنچنے والی ہے۔

نیّر صاحب خود جوان ہیں۔ ذوقِ شاعری بھی جوان اور طبیعت میں جولانی ہے۔ اس لیے ترقی کے منازل کی طرف گامزن رہے۔ اور ۱۹۸۱ء میں پہلا مرثیہ کہا۔ چونکہ ان کے استاد دردؔ اسعدی صاحب حیدرآباد سندھ میں اقامت پذیر ہیں۔ اس لیے جناب ابد اکبرآبادی صاحب کی وساطت سے غریب خانہ پر تشریف لائے۔ اور مرثیے پر اصلاح کی خواستگاری کی۔ میں نے کہا

کر پھائی ہیں خود مبتدی ہوں۔ اصلاح نہیں مشورہ دوں گا۔ چنانچہ ان کے نقشِ اوّل کو دیکھا تو اندازہ ہوا کہ نیّر صاحب میں مرثیہ گوئی کی صلاحیت ہے تاحال چار مرثیے کہہ کر مومنین سے دادِ سخن حاصل کر چکے ہیں۔ سال ۱۹۸۱ء سے اب تک جتنا اور جس قسم کا بھی کلام کہا ہے اس پر مجھ ہی سے مشورہ کیا ہے۔

ایک مرثیے میں حضرت ابوالفضل العباسؑ کی جنگِ کربلا اور امیرالمومنین کی جنگِ خیبر کا تقابل نہایت اچھوتے انداز میں نظم کیا ہے جس سے ان کی ندرتِ طبع کا ثبوت ملتا ہے۔ بند ملاحظہ ہو۔

عباسؑ اور علیؑ کی فضیلت میں فرق کیا   مقصد جہادِ حق میں تو دونوں کا ایک تھا

حیدرؑ نے فتح کر کیا خیبر کا معرکہ   عباسؑ نے فرات کو قبضے میں کر لیا

خیبر کشا نے مالِ غنیمت لیا نہیں

اور اس جری نے نہر سے پانی پیا نہیں

اس بند کی بیت شاعر کی پروازِ فکر کی عکاسی کرتی ہے۔ اگر اسی طرح مشقِ سخن جاری رہی تو وہ دن دور نہیں جب شاعر موصوف شعراء کی صفِ اوّل میں آجائیں گے۔ ناظرین کو "نعت ہی نعت" کے مطالعے سے اندازہ ہو جائے گا کہ نیّر صاحب کس قدر قادرالکلام ہیں۔ یہ ان کی سعادت مندی ہے کہ مجھ کو اپنا استاد گردانتے ہیں میں اپنی رائے کو اس دعائیہ مصرع پر ختم کرتا ہوں۔

ع۔ اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ

فیضؔ بھرت پوری

عرضِ حال

از: نیّر اسعدی

میری پیدائش ۱۵ ر جولائی ۱۹۵۴ء کو پیر الٰہی بخش کالونی کراچی میں ہوئی۔ اور میرا نام آغا نیّر علی رکھا گیا۔ میں نے گورنمنٹ ہائی اسکول جہانگیر روڈ قاسم آباد سے ۱۹۷۰ء میں میٹرک۔ گورنمنٹ پولی ٹیکنک انسٹیٹوٹ کراچی سے ۱۹۷۳ء میں آٹو اینڈ ڈیزل ٹیکنالوجی میں ڈپلوما اور ۱۹۷۷ء میں کراچی یونیورسٹی سے بی اے اردو ایڈوانس کی ڈگری حاصل کی۔ میری شادی ۱۹۷۸ء میں ماسٹر مرزا احمد اختر کی منجلی صاحبزادی شہناز اختر سے ہوئی۔

میں ۱۹۶۹ء میں نویں کلاس کا طالبعلم تھا۔ استاد باری صاحب (مرحوم) اردو پڑھایا کرتے تھے۔ اللہ انہیں بخشے بڑی محنت اور لگن سے پڑھاتے تھے۔ اس زمانہ میں اردو کی دو کتابیں ہوتی تھیں، ایک حصہ نثر دوسرا حصہ نظم۔ باری صاحب (مرحوم) حصہ نظم پڑھانے میں قدرت رکھتے ہیں۔ ایک ایک لفظ کے معنی۔ ایک ایک شعر کی تشریح کر کے سمجھاتے تھے۔ شعر کو سمجھنے کی صلاحیت اگر مجھ میں ہے تو فقط اسی تعلیم کی بدولت ہے۔

اسی سال اسکول میں سیرت النبیؐ کا جلسہ منعقد ہوا کیونکہ میرے

والد محترم آغا محمد اصغر اسی اسکول میں ہیڈ ماسٹر تھے۔ اس لیئے ان کے ایک دوست سخن صاحب فتحپوری بھی جلسے میں تشریف لائے تھے انہوں نے ترنم سے اپنی تخلیق شدہ نعت بڑی شان و شوکت سے پڑھی۔ مجھے وہ ماحول بہت اچھا لگا۔ ایک شاعر اپنا کلام پیش کر رہا ہے اور سامعین داد دے رہے ہیں۔ اور شاعر موصوف ادب سے داد وصول کر رہے ہیں اس خوش کن منظر نے مجھے شعر کہنے پر مجبور کر دیا اور یوں میں نے اپنی شاعری کی ابتدا کی۔

سنہ ۱۹۷۵ء تک میں نے غیر اصلاحی کلام پڑھا۔ کیونکہ اس وقت تک میرا کوئی استاد نہ تھا۔ میں نے ایک محفلِ مقاصدہ میں منقبت پڑھی تھی غالباً سنہ ۱۹۷۲ء کی بات ہے اس محفل کی صدارت عزم صاحب جونپوری مرحوم فرما رہے تھے۔ اختتام محفل پر مجھے عزم صاحب نے بلایا۔ اور فرمایا اچھا کہتے ہو۔ کسی سے مشورہ لے لیا کرو۔ اس کے ساتھ ہی ایک مصرعہ دیا اور کہا یہ محفل میرے گھر منعقد ہو رہی ہے ضرور شرکت کرنا۔ اس دن میری بہت حوصلہ افزائی ہوئی۔ میں نے ان کے دیئے ہوئے مصرع پر ۲۲ اشعار کہے اور مرحوم کے گھر پہنچ گیا انہوں نے مجھے اپنے پاس بٹھایا اور سمجھانے لگے کہ کبھی بھی کسی سے کوئی مصرع یا شعر مت لینا جو بھی کہو خود کہو۔ انھوں نے مثال دی کہ استاد قمر جلالوی کے بہت شاگرد تھے مگر ان کے انتقال کے بعد بیشتر شاگرد ان کے ساتھ ہی دفن ہو گئے۔ اس کے بعد انہوں نے میری منقبت میں کہیں لفظ بدلا کہیں مصرع کا ٹکڑا کہیں مصرعہ۔ جب انہوں نے مصرعہ بدلا تو میں نے کہا کہ آپ نے مصرع لینے کے لیے تو منع کیا تھا۔ فرمانے لگے میرا مطلب تم نہیں سمجھے میرا مطلب

یہ ہے کہ مصرع میں مضمون تمہارا ہے صرف الفاظ کی نشست تبدیل کردی تو کوئی بات نہیں آہستہ آہستہ مشق کے ساتھ الفاظ کی بندش خوب سے خوب تر ہوتی جائے گی۔ اس کے بعد فرمانے لگے نفیسؔ فتحپوری صاحب کے پاس فرصت ہے ان کے پاس چلے جایا کرو۔ اس کے بعد میں نے دو طرحی منقبتوں پر نفیسؔ صاحب فتحپوری سے اصلاح لی نفیسؔ صاحب بھی عزمؔ صاحب جیسی طبیعت اور خیالات کے مالک تھے۔ انہوں نے بھی وہی کچھ سمجھایا جو عزمؔ صاحب نے سمجھایا تھا۔

ایک دفعہ میں ایک محفل مقاصدہ میں گیا۔ محفل شروع ہونے میں دیر تھی۔ میں اور ثمرؔ صاحب ہوشنگ آبادی ایک ہوٹل میں چائے پینے چلے گئے۔ میں نے ان سے اس محفل میں پڑھنے والی منقبت پر اصلاح کی درخواست کی، مرحوم نے بھی وہی باتیں سمجھائیں جو عزمؔ صاحب اور نفیسؔ صاحب نے سمجھائیں تھیں۔ پوری منقبت میں انہوں نے ایک مصرع اور ایک مصرعے کا ایک ٹکڑا بدلا تھا۔ تینوں بزرگ بڑی خوبیوں کے مالک تھے اللہ انہیں غریقِ رحمت کرے ان کی باتیں میرے لیے اب بھی مشعلِ راہ ہیں۔

میں نے ۱۹۷۴ء میں سروس شروع کی اور کراچی ٹرانسپورٹ کارپوریشن میں سینیئر مکینک کی حیثیت سے ۱۹۸۰ء تک خدمات انجام دیں۔ وہاں پر دردؔ اسعدی صاحب سے ملاقات ہوئی، آپ وہاں آفس اسسٹنٹ تھے اور ۱۹۸۰ء میں سبکدوش ہوئے۔ ۱۹۷۴ء میں حیدرآباد میں ایک طرحی مشاعرہ تھا دردؔ صاحب نے مصرعِ طرح مجھے دیا اور کہا ضرور چلنا ہے میں نے غزل کہی اور ان کے ساتھ مشاعرہ میں شرکت کے لیے

حیدر آباد گیا۔ کراچی واپسی پر میں نے دردؔ اسعدی صاحب کی باقاعدہ شاگردی اختیار کر لی۔ درد اسعدی صاحب سنہ ۱۹۸۰ء میں ملازمت سے سبکدوش ہو کر حیدر آباد چلے گئے۔ اور میں نے سنہ ۱۹۸۰ء میں کراچی ٹرانسپورٹ کارپوریشن سے استعفےٰ دیکر اسٹیل مل کارپوریشن میں اسسٹنٹ فورمین کی حیثیت سے ملازمت اختیار کر لی۔

دردؔ صاحب کی چھ سالہ تربیت نے مجھ میں خود اعتمادی پیدا کر دی اور آپ کی عدم موجودگی کا مجھ پر کوئی خاص اثر نہیں پڑا اور یہ عدم موجودگی ملازمت سے سبکدوشی کے بعد کراچی سے حیدر آباد منتقلی تھی۔

میں نے سنہ ۱۹۸۱ء میں ایک مرثیے کے ۴۷ بند کہے۔ بات وقارؔ محسن کے ذریعہ سرفراز ابدؔ کو معلوم ہو گئی ابدؔ نے کئی محفلوں میں مجھے سنا ہوا تھا۔ وہ میرے گھر تشریف لائے اور ڈاکٹر یاورؔ عباس صاحب کی طرف سے رضویہ امام بارگاہ میں منعقد ہونے والی مراثی کی مجالس میں، جمعرات کے عشرے میں مجھے تو تصنیف مرثیہ پڑھنے کی دعوت دی اِس طرح میں نے دردؔ صاحب کی اجازت سے سرفراز ابدؔ کے ذریعہ عظیم مرثیہ گو شاعر محترم فیضؔ صاحب بھرتپوری سے رابطہ قائم کیا۔ اس وقت تک مرثیہ میں مصائب کے بند نہیں کہے تھے۔ پھر میں نے سولہ بند مصائب کے کہہ کر مرثیہ مکمل کیا۔ فیضؔ صاحب کی رہنمائی اور حوصلہ افزائی کا نتیجہ ہے کہ میں نے اب تک چار مرثیے کہے ہیں۔ اور یہ سلسلہ آگے بڑھ رہا ہے۔ غرض یہ کہ میں نے دونوں بزرگوں جناب دردؔ اسعدی صاحب اور جناب فیضؔ صاحب بھرتپوری سے بہت کچھ استفادہ کیا ہے اور کر رہا ہوں۔

خدا کا شکر ہے کہ آج میں نعتیہ مجموعہ "نعت ہی نعت" اہلِ علم و ادب کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں اور اس سلسلہ میں پروفیسر ڈاکٹر نعیم تقوی صاحب پروفیسر نادر حسین صاحب، جناب درد اسعدی، جناب فہیم اختر، جناب فیض صاحب بھرتوری، جناب حنیف اسعدی اور جناب مشہور جعفری کا مشکور ہوں کہ انھوں نے میرے کلام پر اپنے خیالات کا اظہار ہی نہیں فرمایا بلکہ میرے عزم کو جلا بھی بخشی۔

خاکپائے محمدؐ و آلِ محمدؐ
آغا نیّر علی (نیّر اسعدی)

کریم و رحیم

حمدِ خلاقِ دو جہاں کے لئے
لفظ درکار ہیں بیاں کے لئے

المدد اے قلم خدا کے لئے
مجھ کو الفاظ دے ثنا کے لئے

فکر میری رہی سدا محدود
اُس کی ہستی مگر ہے لامحدود

ساری دنیا پہ حکمراں ہے وہی
مالکِ بزمِ این و آں ہے وہی

وہ زمانے کو پالنے والا
سب کی مشکل کو ٹالنے والا

آنکھ میں روشنی اُسی سے ہے
رُوح میں دلکشی اُسی سے ہے

خاک میں جان ڈالنے والا
بطنِ مادر میں پالنے والا

ہر طرف رحمتیں برستی ہیں
آنکھیں دیدار کو ترستی ہیں

گلستاں میں بہار اُس سے ہے
دل کو حاصل قرار اُس سے ہے

وہ زمانے میں بے مثیل بھی ہے
اُس کے ہونے کی یہ دلیل بھی ہے

ساری چیزوں میں اُس کا جلوا ہے
اس کی قدرت کا یہ کرشمہ ہے

وہ فقط لائقِ عبادت ہے
ورنہ دنیا کی کیا حقیقت ہے

زندگی جیسے قرض ہے مجھ پر
بندگی ویسے فرض ہے مجھ پر

پھر بھی ہوں بندگی سے بیگانہ
منصبِ آدمی سے بیگانہ

میں گنہگار ہوں خدا کی قسم
لائقِ دار ہوں خدا کی قسم

اپنی تخلیق کا نہیں احساس
کھو گئے میرے ہوش اور حواس

یوں طبیعت جو میری گھبرائی
دفعتاً دل سے یہ صدا آئی

فخر کر۔ امتِ رسولؐ میں ہے
سایۂ رحمتِ رسولؐ میں ہے

تو حبیبِ خدا کا عاشق ہے
فی الحقیقت یہ عشقِ صادق ہے

تجھ کو آلِ نبیؐ سے اُلفت ہے
تیرے قدموں میں بادشاہت ہے

اپنے مالک سے التجا کرے
دل سے اک بار ہی دعا کرے

ہاتھ اُٹھا کر میں اب دُعا مانگوں
عشقِ احمدؐ کا یوں صلہ مانگوں

اس یقیں پر مجھے بھروسا ہے
میں ہوں بیمار تُو مسیحا ہے

بخش دے عشقِ مصطفیٰؐ کے طفیل
یعنی سلطانؐ انبیاء کے طفیل

میرے مالک بڑا کریم ہے تُو
میں گنہگار ہوں رحیم ہے تُو

جب بھی نعتِ شہ میں ثنائے روئے پیغمبرؐ لکھوں
آرزو یہ ہے کہ اُنؐ کے روبرو جا کر لکھوں

میں بصد حُسنِ عقیدت نعتِ پیغمبرؐ لکھوں
آبِ زم زم سے مگر نوکِ قلم دھو کر لکھوں

چاہتا ہوں زندگی بھر اے دلِ مضطر لکھوں
مدحتِ ختم رُسلؐ کے سیکڑوں دفتر لکھوں

خلد کی منظر نگاری خود بہ خود ہو جائے گی
جب مدینے کی فضا کو خُلد سے بہتر لکھوں

زندگی اتنی تو مہلت دے خدا کے واسطے
رات دن شام و سحر میں نعتِ پیغمبرؐ لکھوں

میں اگر منصور بن جاؤں تو بدلوں اپنا رُخ
آپؐ کے رتبے سے بھی کچھ آپؐ کو بڑھ کر لکھوں

یہ صلاحیت عطا کر مجھ کو اے میرے خدا
روح کے سادہ ورق پر مدحتِ سَروَر لکھوں

کاش ہو جائے مجھے بھی عشقِ احمدؐ اس قدر
نامِ احمدؐ آنسوؤں سے اپنے چہرے پر لکھوں

غیر ممکن ہے بیاں ہوں مجھ سے اوصافِ رسولؐ
زندگی بھر بھی اگر میں نعتِ پیغمبرؐ لکھوں

سامنے ساغر بھی ہو اور فکر میں مستی بھی ہو
میں ثنائے مصطفےٰ جا کر لبِ کوثر لکھوں

شہپرِ تخیُّل ہو جائے میسّر جب مجھے
مدحتِ ختمِ رسل پھر عرشِ اعظم پر لکھوں

اتنا ہو ملحوظ نیّر احترامِ مصطفےٰ
جب بھی لکھوں خونِ دل سے نعتِ پیغمبرؐ لکھوں

بہ فیضِ عشقِ نبیؐ زیست بے مزا بھی نہیں
اب اس کے بعد کوئی اور مدعا بھی نہیں

رسولِؐ پاک سے اُلفت جسے ذرا بھی نہیں
تو ایسے شخص پہ کچھ رحمتِ خدا بھی نہیں

درِ رسولؐ ہے میں ہوں خدا کی رحمت ہے
اب انتہائے مسرّت کی انتہا بھی نہیں

نبیؐ کے عشق نے بخشی ہے روشنی ورنہ
جہانِ تیرہ میں جینے کا حوصلہ بھی نہیں

بغیرِ الفتِ محبوبِؐ حق جو گزرا ہے
حیاتِ عشق میں وہ لمحہ کام کا بھی نہیں

نقوشِ پائے محمدؐ پہ رکھ رہا ہوں جبیں
ہے کونسی مری منزل۔ یہ پوچھتا بھی نہیں

رسولِؐ پاک کے دامن کو تھام رکھا ہے
بغیر اُنؐ کے مرا رب سے رابطہ بھی نہیں

خلوصِ دل رہے شامل اگر سفر کے لئے
تو پھر مدینے کا کچھ ایسا فاصلہ بھی نہیں

نہ جس کو یادِ خدا ہے نہ جس کو یادِ نبیؐ
خود اپنی ذات سے وہ شخص آشنا بھی نہیں

وہ خاک پائے گا انوارِ منزلِ عرفاں
نقوشِ پائے محمدؐ جو ڈھونڈتا بھی نہیں

رہِ حیات میں منزل کی جستجو کے لئے
بغیرِ عشقِ نبیؐ دو قدم چلا بھی نہیں

نظر میں ہے رخِ زیبا۔ تو اُنؐ کا دیوانہ
نظر اٹھا کے کسی سمت دیکھتا بھی نہیں

مری نظر تو مدینے پہ جا کے ٹھہری ہے
وہ اور ہیں جنھیں اس خلد کا پتہ بھی نہیں

جہاں پہ احمدؐ مختار کے قدم پہنچے
وہاں فرشتوں کا بھی گزر ہوا بھی نہیں

اک بشر اور ایسے بشر آپؐ ہیں
نورِ ربِ علیٰ سر بہ سر آپؐ ہیں

فرش پر آپؐ ہیں عرش پر آپؐ ہیں
گہہ اِدھر آپؐ ہیں گہہ اُدھر آپؐ ہیں

مدعائے دلِ ہر بشر آپؐ ہیں
غمزدوں کے لیے چارہ گر آپؐ ہیں

ہے یہ معراج کی مختصر داستاں
منتظر ہے خدا منتظر آپؐ ہیں

رہبری کے لئے آگہی کے لئے
معتبر آپؐ تھے معتبر آپؐ ہیں

ایسا محسوس ہوتا ہے دل کو مرے
ہر قدم ہر نفس ہمسفر آپؐ ہیں

گو زمانے میں کوئی نہیں ہے مرا
اے شہِ انبیاء ہاں مگر آپؐ ہیں

بحرِ عرفاں میں ڈوبے تو پایا پتہ
کل رسولوں میں عالی گہر آپؐ ہیں

کیوں نہ ہر دورِ عالم منوّر رہے
جلوہ گر آپؐ تھے جلوہ گر آپؐ ہیں

شہرِ طائف بھی شاہد ہے اس بات کا
ہر مصیبت میں سینہ سپر آپؐ ہیں

آپؐ کی یاد دل میں بسی ہے مرے
وجہِ تسکینِ قلب و جگر آپؐ ہیں

آمنہ جس کی خوشبو سے محظوظ ہیں
ایسے گل اے شہِ بحر و بر آپؐ ہیں

فکرِ دنیا نہیں فکرِ عقبیٰ نہیں
جب سے نیّر کے پیشِ نظر آپؐ ہیں

مصطفےٰؐ مل گئے، آگہی مل گئی
عقل و ادراک کو روشنی مل گئی

نامِ احمدؐ لیا روشنی مل گئی
میرے ایمان کو تازگی مل گئی

فیضِ حسّان جتنا بھی مجھ پہ ہوا
اُتنی ہی فکر کو پختگی مل گئی

رہ رو اُس کی نظروں کے منزل رہی
مصطفےٰؐ کی جسے رہبری مل گئی

جھک گئی اُنؐ کی چوکھٹ پہ جب سے جبیں
مجھ کو معراج پہ بندگی مل گئی

آپؐ آئے تو صحرا گلستاں بنا
ہر جگہ پر مہک خلد کی مل گئی

آپؐ مہماں بلائے گئے عرش پر
سارے نبیوں سے بول برتری مل گئی

میں کہاں اور کہاں مدحتِ مصطفےؐ
یہ سعادت مجھے واقعیؑ مل گئی

دستِ احمدؐ کا ادنیٰ سا اعجاز ہے
کنکروں کو بھی اک زندگی مل گئی

بھیجتا ہوں درود و سلام آپؐ پر
زندگی کس قدر کام کی مل گئی

ساری دنیا میں ماہِ عرب ضو فگن
دشت و دریا کو بھی دلکشی مل گئی

کنکروں نے گواہی رسالت کی دی
میرے ایمان کو پختگی مل گئی

اسوۂ مصطفیٰؐ اپنی نظروں میں ہے
یہ مسرت، ہمیں دائمی مل گئی

اُنؐ کی تابش سے ذرّے چمکنے لگے
خاک کو زندگی نور کی مل گئی

کیا کہوں عشقِ احمدؐ میں نیّرؔ مجھے
بے خودی مل گئی یا خودی مل گئی

محمدؐ ہو حبیبؐ کبریا ہو
بہر صورت کرم کا سلسلہ ہو

نظر میں پھر مقامِ منتہیٰ ہو
نظارہ جب شہؐ کونین کا ہو

دلِ انسانیت کا مدعا ہو
کمالِ ذات کا اک آئینہ ہو

قلم گر آبِ کوثر سے دُھلا ہو
تو پھر شاہد محمدؐ کی ثنا ہو

بیاں اُس کی ثنا ہم سے کیا ہو
وہ انساں جو خرد سے ماورا ہو

مدینے کی ہوا آئے اِدھر بھی
تو پھر ماحول کچھ راحت فزا ہو

نہیں ثانی کوئی کون و مکاں میں
حبیبِؐ حق ہو فخرِؐ انبیاء ہو

مجھے بلوایئے آقاؐ مدینے
وفا کا کم سے کم اتنا صلہ ہو

قلم ہاتھوں میں ہے اور سوچتا ہوں
محمدؐ کی ثنا لفظوں میں کیا ہو

تمنّا ہے مری مرقد پہ نیّرؔ
غلامِ سرورؐ عالم لکھا ہو

رسولِ حقؐ کی محبت کے سائبان میں ہے
خدا گواہ مری زندگی امان میں ہے

نظر اٹھا کے تو میدانِ حشر میں دیکھو
غلامِ سرورِؐ دیں کیسی آن بان میں ہے

نہ رابطہ کبھی ٹوٹے کہ ذاتِ ختمِ رسلؐ
خدا کے اور خدائی کے درمیان میں ہے

ملائکہ بھی محمدؐ پہ بھیجتے ہیں درود
صدا درود کی ہر سمت آسمان میں ہے

ہے سب رسولؐ کے قدموں کی دھول کا صدقہ
یہ آفتاب منور جو اس جہان میں ہے

نبیؐ سے دعویٔ الفت نبیؐ سے عہدِ وفا
بصد خلوص مسلسل مرے بیان میں ہے

ضیائے عشقِ محمدؐ ہے ہر طرف پھیلی
کہ روشنی کی کمی کب مرے مکان میں ہے

برائے نعتِ حبیبِؐ خدا بسرِ معراج
خدا کا شکر مری فکر بھی اڑان میں ہے

وہؐ انبیاء میں ہیں ہر اک سے ارفع و اعلیٰ
کلامِ خالقِ کونین اُن کی شان میں ہے

ہمیں عزیز ہے دل سے رسولؐ کا ہر قول
پیامِ خالقِ کُل آپؐ کے بیان میں ہے

برائے مدحتِ احمدؐ مرا پرِ پرواز
ابھی زمیں پہ ابھی ہفت آسمان میں ہے

میں اہلِ بیت کی مدحت میں کیا زباں کھولوں
ہر ایک وصف محمدؐ کے خاندان میں ہے

تجلیٔ رخِ روشن بیان ہو کیوں کر
کبھی گمان سے باہر کبھی گمان میں ہے

نبیؐ سے عشق کا دعویٰ عمل کی شرط یہ ہے
یہ زندگی تو ہمہ وقت امتحان میں ہے

یہ بات حق ہے کہ ہیں ہر ایک شے کا وجود
رسولِؐ حق کی بدولت ہی دو جہان میں ہے

میں درِ مصطفٰیؐ پر جھکا ہوں
بندگی کا مزا لوٹتا ہوں

آپؐ کی رہبری چاہتا ہوں
اب رہِ زیست میں تھک گیا ہوں

سیرتِ پاک پر چل رہا ہوں
دوسروں کے لیے آئینہ ہوں

اُنؐ کے نقشِ قدم چومتا ہوں
بندۂ خاتمؐ الانبیاء ہوں

مجھ کو دیوانہ کہتی ہے دُنیا
عاشقِ شاہؐ ہر دوسرا ہوں

بارشِ نور ہوتی ہے مجھ پر
نعتِ محبوبؐ حق کہہ رہا ہوں

میں خیالوں کی دنیا سجا کر
اَب مدینے میں خود آگیا ہوں

میرا کشکول خالی نہ ہوگا
میں گدائے درِ مصطفےٰؐ ہوں

مصطفےٰؐ کے وسیلے سے اکثر
میں خدا سے دُعا مانگتا ہوں

کب بلائیں گے روضے پہ آقاؐ
یہ ہمہ وقت میں سوچتا ہوں

نام لے کر حبیبِؐ خدا کا
کوہِ غم سے بھی ٹکرا گیا ہوں

کیوں زمانہ مجھے چھیڑتا ہے
میں تو وارفتۂ مصطفےٰؐ ہوں

رات دن اسوۂ مصطفےٰؐ پر
اپنی ہستی کو میں ڈھالتا ہوں

آپؐ ہی چارہ گر ہیں یقیناً
آپؐ کے عشق میں مبتلا ہوں

میری ہستی کی ہے یہ حقیقت
خاکِ پائے حبیبِ ﷺ خدا ہوں

نامِ احمد ﷺ سفینے پہ لکھ کر
موجِ طوفاں سے میں کھیلتا ہوں

جو بھی جاتا ہے سوئے مدینہ
میں بحسرت اُسے دیکھتا ہوں

نعت کہتا ہوں یادوں میں اُن ﷺ کی
رات کو بیشتر جاگتا ہوں

اب مصائب سے گھبرا کے نیر
میں مدینے کی جانب چلا ہوں

ثنائے حبیبؐ خدا لکھ رہا ہے
قلم میرا نیّر بڑے کام کا ہے

کمالاتِ انساں کی یہ انتہا ہے
بلندیٔ عرشِ علیٰ زیر پا ہے

ہر اک قول احمدؐ کو اپنا کے دیکھو
کہ ایماں کی جاں اسوۂ مصطفےٰؐ ہے

میں تنہا نہیں ہوں ثنا خوانِ احمدؐ
چمن کا ہر اک پھول محوِ ثنا ہے

یہ سورج سے کہہ دو کہ منہ کو چھپالے
تصور میں میرے رُخِ مصطفےٰؐ ہے

حقیقت میں رازو نیازِ محبت
نبیؐ جانتے ہیں خدا جانتا ہے

لگائی ہے آنکھوں میں سُرمہ سمجھ کر
کہ خاکِ درِ مصطفےٰؐ کیمیا ہے

محمدؐ کا میں ہوں محمدؐ ہیں میرے
مجھے کچھ نہ فکرِ جزا و سزا ہے

نہیں جن کا ختمِ نبوتؐ پہ ایماں
مجھے ایسے لوگوں سے کیا واسطہ ہے

محبت کسی اور سے ہو تو کافر
یہ نیرؔ خدا کی قسم آپؐ کا ہے

نظر میں مری جس قدر روشنی ہے
وہ عشقِ نبیؐ کی بدولت ملی ہے

مری مستیٔ زندگی دائمی ہے
کہ میں نے مئے عشقِ سرکارؐ پی ہے

جسے اُنؐ کے روضے پہ موت آگئی ہے
وہ انساں خدا کی قسم جنتی ہے

رسولِؐ خدا کی عنایت ہوئی ہے
کہ سلمان کی میں نے تقلید کی ہے

جو اُمّت کو بخشا تھا محبوبؐ حق نے
وہ کردار میری نظر ڈھونڈتی ہے

مدینے جو پہنچوں تو میں خود کو پالوں
مدینہ مری مرحلۂ آگہی ہے

چلو چل کے دیکھو دیارِ مدینہ
اگر دوستو خواہشِ زندگی ہے

نگاہِ کرم کے میں قربان جاؤں
محمدؐ کے صدقے میں جنّت ملی ہے

یہ رفعت تری سرزمینِ مدینہ
یہیں پر جبینِ دو عالم جھکی ہے

ہے سجدے میں دل اور نظر سوئے طیبہ
حقیقت میں یہ بندگی ہے

جبینِ نیازِ محبّت کو میری
محمدؐ کی چوکھٹ سے وابستگی ہے

نبیؐ کی محبّت ہے محفوظ دل میں
یہ میراث میری ازل سے رہی ہے

محمدؐ کے نقشِ قدم پر ہی چلنا
بہت لازمی تھا بہت لازمی ہے

نبیؐ سے محبّت کا عالم نہ پوچھو
بہت خوبصورت مری زندگی ہے

فقیرِ درِ مصطفیٰؐ ہے ازل سے
کہ نیّرؔ کی ٹھوکر پہ شاہی رہی ہے

★

کم سے کم یہ زیست کا عنوان ہو
نعت گوئی ہی مری پہچان ہو

میرا دل ہو اور مرا ارمان ہو
سر بسر ایمان ہی ایمان ہو

آپؐ کا جس شخص پر فیضان ہو
وہ بھلا کیوں بے سر و سامان ہو

مجھ سے اس گھر کی بیاں کیا شان ہو
جس کا جبریلِ امیں دربان ہو

اپنے قدموں میں اگر دیدیں جگہ
زندگی بھر کے لیے احسان ہو

آئے منزل خود بخود زیرِ قدم
نام جب وردِ زباں ہر آن ہو

کیوں کروں قرآن کی تفسیر میں
سامنے جب بولتا قرآن ہو

اُس بشر کی رفعت و عظمت بجا
جو خدا کا عرش پر مہمان ہو

نزع کے عالم میں دم کا توڑنا
آپؐ گر آ جائیں تو آسان ہو

آرزو ہے حشر کے میدان میں
ساتھ میرے نعت کا دیوان ہو

آپؐ کے نقشِ قدم مل جائیں گر
دل تو دل یہ جان بھی قربان ہو

کاش مجھ کو دیکھ کر دنیا کہے
دورِ حاضر کے تمھیں حسانؓ ہو

اپنے روضے پر مجھے بلوائیے
میرے آقاؐ مجھ پہ یہ احسان ہو

ہوں مراتب آپؐ کے کیسے رقم
انبیاء میں آپؐ ہی ذیشان ہو

آپؐ کی مدحت مجھے دشوار ہے
آپؐ گر چاہیں تو پھر آسان ہو

آپؐ کی ہو معرفت جس کو نصیب
اُس کو ہی معبود کا عرفان ہو

اُنؐ سے وابستہ ہو جس کی زندگی
اُس بشر کو کب کوئی نقصان ہو

اپنا آقاؐ کیوں نہ اس کو مان لوں
وہ بشر جو دین کا سلطانؐ ہو

ہو نظامِ مصطفٰےؐ نافذ اگر
پھر تو عالی شان پاکستان ہو

جب لکھوں میں مدحتِ محبوبؐ حق
وجد میں نیّرؔ مرا وجدان ہو

سنگریزوں کو ملا اعجاز جب گویائی کا
ہو گیا قائل زمانہ آپؐ کی سچائی کا

آپ کی اُلفت میں دل بھی آپؐ کے شیدائی کا
مرکزِ و محور بنا ہے آج کل دانائیؐ کا

جب قلم محوِ ثنائے مصطفیٰؐ ہے اے خدا
مجھ کو جو بھی لفظ دے ہو نعت کی زیبائیؐ کا

زندگی کے راستوں میں بندگی کے واسطے
میں بھی طالب ہوں نبیؐ کی حوصلہ افزائیؐ کا

روضۂ سرور بہ فیضِ عشقِ احمدؐ ایک دن
مرکزِ حسنِ نظر بن جائے گا سودائیؐ کا

لفظِ کُن کی آپؐ ہی کی ذات تو تفسیر ہے
کائناتِ عشق صدقہ آپؐ کی انگڑائی کا

سیرتِ شاہِؐ دو عالم نے سکھایا ہے سبق
عشق کا کردار کا ایمان کا سچائی کا

جُز زیارت کے کوئی دل میں تمنّا ہی نہیں
عشق صادق ہے رسول اللہؐ کے شیدائی کا

مصطفیٰؐ کا عشق وہ دریا ہے جسمیں ڈوب کر
ہو نہیں سکتا ہے اندازہ کبھی گہرائی کا

آپ کے در پر پہنچ کر یا محمد مصطفیٰؐ
اک گدا کو بھی سلیقہ آگیا دارائی کا

حضرتِ حسّانؓ کا ہے نعت گوئی پر یہ فیض
کوئی اندازہ کرے کیا قوتِ گویائی کا

بڑھ گئی میری بصارت چوم لی آنکھوں سے جب
آپؐ کی خاکِ قدم سرمہ بنی بینائی کا

صاحبؐ شق القمر کا فیض مجھ پر دیکھئے
نعت گوئی ہے اُجالا گوشۂ تنہائی کا

کوئی محبوبؐ احد سارے رسولوں میں نہیں
ہے مرے لب پر قصیدہ آپؐ کی یکتائی کا

ہیں تصوّر میں محمدؐ اور لب پر ہے درود
مجھ کو اب احساس تک نیّرؔ نہیں تنہائی کا

عشقِ احمدؐ ہے اور مرا دل ہے
زندگی چومنے کے قابل ہے

نامِ احمدؐ سکوں کی منزل ہے
ہاں یہی وجہِ راحتِ دل ہے

بس کہیں اور جا نہیں سکتا
صرف طیبہ ہی میری منزل ہے

نور انؐ کا ہے موجزن جب سے
مرکزِ روشنی مرا دل ہے

اک نگاہِ کرم خدا کے لیئے
کتنا واضح سوالِ سائل ہے

قرب اتنا نبیؐ کو ہے حق سے
جس کا ادراک عین مشکل ہے

نہ ہو تاب نظارہ ہیں جو پہنچوں روبرو اُن کے
نظر کی روشنی ہو جائے گم روئے منوّر میں

عجب ساعت وہ ساعت تھی ملائک مل کے کہتے تھے
رسولؐ اللہ کی آمد ہے عبداللہ کے گھر میں

انھیںؐ کی گردِ پا سے دب گئیں ہیں ظلمتیں ساری
انھیںؐ کے دم سے باقی روشنی ہے ماہ و اختر میں

بہ اعجازِ نبیؐ بے جان میں بھی جان آتی ہے
بہ فیضِ دستِ احمدؐ زندگی دیکھی ہے کنکر میں

میں مداحِ رسولِ پاکؐ ہوں کیا خوف ہو مجھ کو
شفاعت کے لئے ہوں گے رسولِ پاکؐ محشر میں

تلاشِ مصطفےٰؐ میں قافلے پہنچے مدینے تک
کہ دریا جا کے گرتے ہیں ہمیشہ سے سمندر میں

مدینے سے نجف آئے نجف سے کربلا آئے
تخیّل میں کیا طے فاصلہ صدیوں کا پل بھر میں

مچلتی ہیں ہزاروں حسرتیں اب قلبِ مضطر میں
بلا لو اپنے روضے پر کہ جی لگتا نہیں گھر میں

اِدھر چاہا لبوں کو کھولنا نعتِ پیمبرؐ میں
اُدھر پہنچا تخیل خدمتِ محبوبؐ داور میں

خدیجہ نے صداقت ہی نہیں دیکھی تھی شوہر میں
بہت سی خوبیاں آئیں نظر محبوبؐ داور میں

کہاں یہ کیف اے نیّرؔ ملے گا جامِ کوثر میں
خزانہ ہے سرورِ زیست کا حبِّ پیمبرؐ میں

نہ ہو تاب نظارہ میں جو پہنچوں روبرو اُن کے
نظر کی روشنی ہو جائے گم روئے منوّر میں

عجب ساعت وہ ساعت تھی ملائک مل کے کہتے تھے
رسولؐ اللہ کی آمد ہے عبداللہ کے گھر میں

اُنھیںؐ کی گردِ پا سے دب گئیں ہیں ظلمتیں ساری
انھیںؐ کے دم سے باقی روشنی ہے ماہ و اختر میں

بہ اعجازِ نبیؐ بے جان میں بھی جان آتی ہے
بہ فیضِ دستِ احمدؐ زندگی دیکھی ہے کنکر میں

میں مداحِ رسولِؐ پاک ہوں کیا خوف ہو مجھکو
شفاعت کے لیے ہوں گے رسولؐ پاک محشر میں

تلاشِ مصطفےٰ میں قافلے پہنچے مدینے تک
کہ دریا جاکے گرتے ہیں ہمیشہ سے سمندر میں

مدینے سے نجف آئے نجف سے کربلا آئے
تخیّل میں کیا طے فاصلہ صدیوں کا پل بھر میں

درودِ پاک کا صدقہ بہ ہر لمحہ اترتا ہے
کہ اب پھیلی ہوئی ہے روشنی ہر سو مرے گھر میں

ہوئی محسوس خوشبو شاہِ بطحا کے پسینے کی
تخیل میں فضاؤں میں چمن کے ہر گلِ تر میں

اگر ہم دوستو چاہیں تو نامِ مصطفےٰ لے کر
بساطِ گردشِ دوراں الٹ دیں ایک ٹھوکر میں

مدینہ۔ کربلا۔ مشہد۔ نجف اور سامرہ نیرؔ
بہت سی جنتیں لکھی گئیں میرے مقدر میں

خوشا نصیب کہ معراجِ بندگی کے لیے
نگاہِ شوق نے بوسے درِ نبیؐ کے لئے

جو نام اُبھرا اندھیروں میں روشنی کے لئے
وہ دل پہ نقش ہے نیرِّ خود آگہی کے لئے

نبیؐ نہ ہوتے تو ملتی نہ زندگی ہم کو
یہ ذات کتنی ضروری تھی آدمی کے لئے

چمک اُٹھے سرِ قرطاس کہکشاں کی طرح
جو لفظ ذہن میں تھے مدحتِ نبیؐ کے لئے

عرب کے مہر سے ذرّات ہو گئے روشن
یہ نورِ حق بھی ہے دنیا کی دلکشی کے لئے

نبیؐ پہ لاکھوں درود اور نبیؐ پہ لاکھوں سلام
نفس نفس یہ وظیفہ ہے بندگی کے لئے

چراغِ الفتِ احمدؐ جلا کے رکھتا ہوں
رہِ حیات میں ہر سمت روشنی کے لئے

برائے ذہنِ بشر اور برائے روحِ بشر
نبیؐ کا ذکر ضروری ہے تازگی کے لئے

کسی طرح مجھے دیدارِ مصطفےٰؐ ہو نصیب
نثار خوشیاں ہیں ساری اسی خوشی کیلئے

نہ کوئی عرش پہ پہنچا بجز حبیبِؐ خدا
یہ بات کافی ہے آقاؐ کی برتری کے لئے

درِ رسولؐ پہ دھونی رمائے بیٹھا ہوں
ہوں بے نیازِ زمانہ قلندری کے لئے

نقوشِ پائے محمدؐ ہیں ضو فشاں ہر سو
یہ رونقیں ہیں مدینے کی ہر گلی کے لئے

بفیضِ حق۔ میں رسولِؐ خدا کے روضے پر
میں پہنچ ہی جاؤں گا اک روز حاضری کے لئے

فرازِ عرش بھی زیرِ قدم ہے اے نیّر
خدا نے رتبہ یہ بخشا مرے نبیؐ کے لئے

دل میں رسولؐ پاک کی الفت لئے ہوئے
پہنچوں مدینے دید کی حسرت لئے ہوئے

اپنے سروں پہ سایۂ رحمت لئے ہوئے
جائیں گے ہم بھی حشر میں جنّت لئے ہوئے

ہر سانس زیست کی ہے مسرت لئے ہوئے
آئی نبیؐ کے عشق کی نکہت لئے ہوئے

معراجِ زندگی ہے اگر یوں گزار دو
خیر البشرؐ کی آنکھوں میں صورت لئے ہوئے

جب سے سما گئی ہے محبت رسولؐ کی
دل ہے تجلّیات کی کثرت لئے ہوئے

لطف و کرم ہے راہِ عمل میں رسولؐ کا
ہم چل رہے ہیں شمعِ ہدایت لئے ہوئے

مکّے کی سرزمین پہ بارش ہے نور کی
آئے رسولؐ حق کی عنایت لئے ہوئے

ہر اک عمل نے آپؐ کے ثابت یہ کر دیا
قرآن ہے رسولؐ کی سیرت لئے ہوئے

آئے ہیں دو جہان میں ایسی ادا کے ساتھ
حق کا نظام فخرِ رسالت لئے ہوئے

معراج کا ہے واقعہ ہے واقعی عجیب
پائے نبیؐ ہے عرش کی رفعت لئے ہوئے

دیکھو رسولؐ پاک کا اندازِ زندگی
ہر بات آپؐ کی ہے صداقت لئے ہوئے

اک دن پہنچ ہی جاؤں گا طیبہ یقین ہے
نیرؔ نبیؐ کی دل میں عقیدت لئے ہوئے

ہے صلِّ علیٰ کیا مقامِ محمدؐ
ہیں روح الامیں بھی غلامِ محمدؐ

اسے اہلِ عرفاں فقط جانتے ہیں
پیامِ خدا ہے پیامِ محمدؐ

بڑی شان والا بڑی آن والا
بلالِ محمدؐ - غلامِ محمدؐ

ہے دونوں جہاں پر حکومت انھیںؐ کی
ہے کونین زیرِ نظامِ محمدؐ

خود اپنی نگاہوں سے دیکھے مدینہ
یہ حسرت لیئے ہے غلامِ محمدؐ

وہیں مشکلیں میری حل ہو گئیں ہیں
جہاں لب پہ آیا ہے نامِ محمدؐ

سلاموں کی کثرت درودوں کی بارش
سرِ عرش ہے احترامِ محمدؐ

کہاں سبز گنبد کہاں میری نظریں
یہاں تک میں پہنچا بنامِ محمدؐ

جو نبیہ کو دیکھا تو بولا یہ رضواں
وہ آیا وہ آیا غلامِ محمدؐ

مری نگاہ نے وہ انقلاب دیکھا ہے
جسے بہ فیضِ نبیؐ کامیاب دیکھا ہے

رسولِؐ پاک نے غیروں کو بھی معاف کیا
نبیؐ کا لطف و کرم لاجواب دیکھا ہے

تُو اپنی خلد پہ کرتا ہے ناز کیوں رضواں
کبھی دیارِ رسالتمآبؐ دیکھا ہے

زمانے بھر کی مٹا دی ہوں ظلمتیں جس نے
فلک پہ ایسا کہیں آفتاب دیکھا ہے

نبیؐ کی یاد میں یہ میرے دل کی کیفیت
کہ رنگ و بو میں بسا اک گلاب دیکھا ہے

خدا سے مانگئے وسیلہ بنا کے احمدؐ کو
تو پھر دعا کو وہیں مستجاب دیکھا ہے

انھیںؐ کا ذکر ہے قرآں میں جا بجا موجود
انھیںؐ کو صاحبِ اُم الکتاب دیکھا ہے

نبیؐ کا نام لیا ہے سکونِ دل کے لیے
جو زندگی میں کبھی اضطراب دیکھا ہے

رسولِؐ حق کی جنہیں پیروی ہوئی ہو نصیب
اُنھیں کو محرمِ حسنِ ثواب دیکھا ہے

ادب سے چوم لوں بڑھ کر میں اسکی آنکھوں کو
وہ جس نے روضۂ اُمّیؐ خطاب دیکھا ہے

ہمیں تو دولتِ دنیا و دیں ملی ہے بہت
کہ انؐ کا فیض و کرم بے حساب دیکھا ہے

فرشتے عرش پہ تعظیم کو جھکے نیتّہ
جو نقشِ پائے رسالت مآبؐ دیکھا ہے

سرِ کون و مکاں یہ کون ہے جلوہ نما دیکھو
وہ جلوہ ہے محمدؐ کا کہ ہے نورِ خدا دیکھو

محمدؐ نور کے پیکر ہیں اِس جانب ذرا دیکھو
خدا کی شان ظاہر ہے رخِ خیر الوراؐ دیکھو

شبِ معراج یہ شانِ حبیبِؐ کبریا دیکھو
فلک پہ ہیں محمدؐ مصطفےٰؐ کے نقشِ پا دیکھو

یہی ہے اسمِ اعظم۔ گھِر کے طوفانِ مصائب میں
کہا میں نے محمدؐ اور ہوئی رد ہر بلا دیکھو

بڑی ہی شان والے ہیں بڑی ہی آن والے ہیں
تصور میں ہی روئے محمدؐ مصطفےٰؐ دیکھو

نبیؐ معراج کو جاتے ہیں مہمانِ خدا بن کر
زمیں سے عرش تک ہے نور کا اک سلسلہ دیکھو

نبیؐ کا نام لب پر ہے خدا کی یاد ہے دل میں
یہ شوقِ ابتدا دیکھو یہ شوقِ انتہا دیکھو

مقامِ مصطفےٰؐ انؔم کو سمجھنا ہے اگر تیرؔ
حدودِ ہوش سے نکلو خرد سے ماورا دیکھو

صدقۂ احمدِ مرسلؐ میں بہار آئی ہے
دین و دنیا کا گلستاں ہمہ رعنائی ہے

کس کی نظروں نے یہ معراجِ نظر پائی ہے
آج تو عرش پہ بھی انجمن آرائی ہے

اب تو سرکارؐ کو دیکھوں یہی حسرت ہے مری
یہ ادا جینے کی اک عمر کے بعد آئی ہے

صرف اُس شخص کی اُلفت ہے ہمارے دل میں
خالقِ کون و مکاں جس کا تمنائی ہے

یوں گوارا ہے مجھے آپؐ کی فرقت آقاؐ
مجھ کو زنجیرِ محبت نے یہ پہنائی ہے

آپؐ سے دور ہوں میں آپؐ ہیں دل کے نزدیک
یہ بھی دنیا میں مری حوصلہ افزائی ہے

کیوں نہ پھر میرے مقدر کا ستارہ چمکے
دامنِ ختمِ نبوّت میں اماں پائی ہے

جو درِ ختمِ نبوّت سے ہوئی مس نیّر
وہ جبیں جلوۂ پرنور سجا لائی ہے

سنوارو یونہی اپنی بگڑی سنوارو
محمدؐ محمدؐ محمدؐ پکارو

مدینے کی دنیا ہے جنّت سے اعلیٰ
مدینے سدھارو مدینے سدھارو

وہاں پر کوئی دل کا مفلس نہ ہوگا
جو روضے پہ پہنچو گے تم شہریارو

مدینے میں جا کر سکوں بھی ملے گا
مدینے کی جانب چلو غم کے مارو

غلامی کا تم کو لقب ہو مبارک
محمدؐ کے پیارو۔ محمدؐ کے پیارو

ہو ایمان تازہ اخوّت ہو پیدا
اگر زندگی انؐ کے در پر گزارو

محمدؐ کو پایا تو حق کو بھی پایا
سنو! رازدارو سنو! رازدارو

جو جاؤ مدینے تو مکّہ بھی جاؤ
یہاں دل کو وارو وہاں جاں کو وارو

اگر زندگی کی تمنّا ہے تم کو
محمدؐ کی چوکھٹ پہ ہستی گزارو

جہاں سے مدینہ نظر آ رہا ہو
وہیں زندگانی خدارا گزارو

اگر دعوئ عشقِ احمدؐ ہے تم کو
نقوشِ عقیدت دلوں پر اُبھارو

بہت سو لئے خوابِ غفلت میں نیّر
اٹھو دین و ایماں کو اپنے سنوارو

جس کو حاصل اسوۂ احمدؐ کی دولت ہوگئی
اس کی دنیا اس کی عقبیٰ اس کی جنت ہوگئی

جب عرب میں ضوفشاں شمعِ رسالت ہوگئی
زندگی کو زندگی کی پھر ضرورت ہوگئی

نقش ہر دل پر حبیبِ کبریاؐ کا نام ہے
نقش ہر دل پر محمدؐ کی محبت ہوگئی

نام احمدؐ ہے لبوں پر اور آنکھوں میں ہیں اشک
دید کے قابل یقیناً میری حالت ہوگئی

رحمت اللعالمیں ہے میرے آقاؐ کا لقب
کچھ سوا حدِ طلب سے مجھ پہ رحمت ہوگئی

میرے دل میں ضوفشاں ہے شمعِ دینِ مصطفےٰؐ
زندگی کو واقعی میری ضرورت ہوگئی

بولتا قرآن ہے صورت رسولؐ اللہ کی
چہرۂ پُر نور دیکھا تو تلاوت ہوگئی

ہر نفس پر اعتبارِ زندگی آنے لگا
زندگی کو مصطفیٰؐ سے اتنی اُلفت ہوگئی

اتباعِ دینِ احمدؐ میں جو گزری ہے وہ زیست
خوبصورت بن گئی ہے خوب سیرت ہوگئی

میں تھا گھبرایا ہوا نیّرؔ غم و آلام سے
نامِ احمدؐ جب لیا حاصل مسرت ہوگئی

دنیا کی ہر مسرت بے شبہ عارضی ہے
لیکن نبیؐ کی الفت تا حشر دائمی ہے

عشقِ نبیؐ کی دولت جب مجھ کو مل گئی ہے
عقبیٰ بھی اب مری ہے جنت بھی اب مری ہے

یہ بندگی نہیں ہے معراجِ بندگی ہے
نقشِ قدم پہ اُنؐ کے میری جبیں جھکی ہے

وہ شخص در حقیقت تقدیر کا دھنی ہے
روضے کی جس نے جالی آنکھوں سے چوم لی ہے

اب ارتقا کی منزل آئی مری سمجھ میں
تقلیدِ مصطفےٰؐ ہی کردارِ آدمی ہے

تصویرِ مصطفےٰؐ ہے اب دل کے آئینے میں
جس سمت دیکھتا ہوں اُس سمت روشنی ہے

دنیا کے رنج و غم نے جب میرے دل کو گھیرا
میں نے قلم اُٹھا کر نعتِ نبیؐ لکھی ہے

عشقِ رسولؐ برحق بخشش کا ہے ذریعہ
سیرتِ بھی مصطفیٰؐ کی اپنانا لازمی ہے

ثمرہ ملا یہ مجھکو میری عقیدتوں کا
جب بھی کہا محمدؐ منزل وہیں ملی ہے

محبوبیت کی منزل عرشِ علیٰ پہ دیکھو
مہمانِ کبریا کو معراج بھی ہوئی ہے

یہ فیصلہ تو ہم کو قرآن نے سنایا
آئینِ ہر دو عالم شرعِ محمدیؐ ہے

ہے اسوۂ محمدؐ ہر ہر قدم پہ رہبر
اب میرے پاس نیرؔ کس چیز کی کمی ہے

اے صلِ علیٰ کیا ہو بیاں شانِ محمدؐ
اللہ کا فرمان ہے فرمانِ محمدؐ

جتنے ہیں زمانے میں غلامانِ محمدؐ
ہیں سارے دل وجان سے قربانِ محمدؐ

محشر کا ابھی سے مجھے کچھ خوف نہیں ہے
سر پر ہے مرے سایۂ دامانِ محمدؐ

طائف کے مظالم سہے اسلام کی خاطر
کچھ کم نہیں اسلام پہ احسانِ محمدؐ

اللہ کو پہچان لیا جائے گا دل سے
ہے شرط کہ حاصل تو ہو عرفانِ محمدؐ

اتنا رہے ملحوظ ادب اُن کی ثنا میں
جو بات ہو وہ بات ہو شایانِ محمدؐ

ہے حُسنِ سخن جانِ سخن نامِ حبیبؐ
ہر روز لکھوں نعت بہ عنوانِ محمدؐ

وہ حرفِ وفا اور وہ الفاظِ عقیدت
لاؤں میں کہاں سے جو ہوں شایانِ محمدؐ

ہم رتبہ ہیں دونوں ہی محمدؐ کے نواسے
اک دل ہے محمدؐ کا تو اک جانِ محمدؐ

دیکھو تو ذرا آج یہ معراجِ مقدر
نیّرؔ ہے سرِ بزم ثنا خوانِ محمدؐ

مرحبا ہو شان و شوکت آپؐ کی
ہے ہر اک دل پر حکومت آپؐ کی

کر گئی گھر دل میں اُلفت آپؐ کی
اس لیے لب پر ہے مدحت آپؐ کی

اپنے روضے پر مجھے بلوائیے
مجھ کو تڑپاتی ہے فرقت آپؐ کی

منتقل محفل میں ہو ورد درود
جب مرے لب پر ہو مدحت آپؐ کی

اپنا کوثر بھی ہے اپنی خلد بھی
مل گیا سب کچھ بدولت آپؐ کی

آپؐ نے ہم کو کلامِ حق دیا
بولتا قرآں ہے صورت آپؐ کی

صلح کی تھی دیکھ کر رفتارِ وقت
کتنی اعلیٰ تھی سیاست آپؐ کی

آگئی تھی جو خدیجہ کو پسند
وہ فقط تھی اک دیانت آپؐ کی

ذوقِ سجدہ کو فقط یہ چاہیے
میرا سر ہو اور تربت آپؐ کی

مجھ کو طیبہ میں ملے دو گز زمیں
اتنی ہو جائے عنایت آپؐ کی

اُس کی آنکھوں کو ادب سے چوم لوں
جس کو حاصل ہو زیارت آپؐ کی

بے نیازِ فکرِ ہر عالم رہوں
صرف ہو دل میں محبت آپؐ کی

تابِ نظارہ نہیں دل کو مگر
پھر بھی آنکھوں کو ہے حسرت آپؐ کی

مرتبہ نیّرؔ کا یہ کچھ کم نہیں
اُس کے ہونٹوں پر ہے مدحت آپؐ کی

کس قدر ہے اوج پر نامِ خدا نامِ حبیبؐ
ابتدا نامِ خدا ہے انتہا نامِ حبیبؐ

جب خلوصِ دل سے اے نیّر لیا نامِ حبیبؐ
مستقل میرا سکوں بنکر رہا نامِ حبیبؐ

عرش سے لے کر درود آئے فرشتے بار بار
فرش پر جب بھی کبھی میں نے لیا نامِ حبیبؐ

میرے ذوقِ جستجو نے یہ کرم مجھ پر کیا
سوئے منزل چل پڑا لیتا ہوا نامِ حبیبؐ

قبر میں پوچھا فرشتوں نے ہو کس کے اُمتی
میرے لب پر آگیا بے ساختہ نامِ حبیبؐ

جب ہوئی اے دوستو تخلیق بزمِ کائنات
سب سے پہلے عرش پر لکھا گیا نامِ حبیبؐ

اُس کی دنیا اُس کی عقبیٰ اس کا کوثر اُسکی خلد
لوحِ دل پر نقش جس نے کر دیا نامِ حبیبؐ

ایک ہی منزل پہ ہے میرا مقامِ عبدیت
میرے لب پر ہے خدا کا نام یا نامِ حبیبؐ

احمدِؐ مرسل محمدؐ مصطفےٰ محبوبِؐ حق
بڑھتے بڑھتے کس بلندی پر گیا نامِ حبیبؐ

مست ہوں نیرؔ مئے حُبِ نبیؐ میں صبح و شام
ورد ہے صَلِّ علیٰ صَلِّ علیٰ نامِ حبیبؐ

میرے حصے میں بہت ہے رحمتِ خیر الانام ﷺ
میرے لب پر بھی ہے بہرِ مدحتِ خیر الانام ﷺ

غیر ممکن ہے بیانِ عظمتِ خیر الانام ﷺ
جب مقامِ منتہی ہے رفعتِ خیر الانام ﷺ

کیا بگاڑے گی تمازت دھوپ کی اے دوستو
سر پہ ہو سایہ فگن جب رحمتِ خیر الانام ﷺ

پھر میں کیونکر حسرتِ رنگینیٔ عالم کروں
میری نس نس میں بسی ہے الفتِ خیر الانام ﷺ

ذرہ ذرہ بزمِ ہستی کا درخشندہ رہا
اے زہے قسمت بروئے طلعتِ خیر الانام ﷺ

آمنہ کے گھر فرشتے لائے ہیں حق کا سلام
آج دُنیا میں ہوئی ہے خلقتِ خیرؐ الانام

جس نے آنکھوں سے تلاوت کی یہ اُسکا قول ہے
سر بہ سر قرآنِ ناطق صورتِ خیرؐ الانام

تابِ نظارہ کا دعویٰ یوں تو قبل از وفت ہے
میری آنکھوں کو ابھی ہے حسرتِ خیرؐ الانام

خالقِ کونین جب نیّرؔ ہے خود مدحت سرا
غیر ممکن ہے بشر سے مدحتِ خیرؐ الانام

جو دل میں محمدؐ کی محبت نہیں رکھتے
آنکھوں میں نہاں دولتِ جنت نہیں رکھتے

وہ لوگ جو ادراک و بصیرت نہیں رکھتے
پیغمبرؐ اسلام سے الفت نہیں رکھتے

پہنچے ہیں سرِ عرش محمدؐ شبِ معراج
اور جملہ نبیؑ ایسی فضیلت نہیں رکھتے

جب روئے محمدؐ ہو تصور کی نظر میں
پھر دل میں یقیناً غمِ فرقت نہیں رکھتے

پیرو جو عمل سے نہیں محبوبِ خدا کے
دنیا ہو کہ عقبیٰ کہیں عزت نہیں رکھتے

شک جن کو ہو ختمِ نبوت پہ ذرا سا
در اصل وہ ایمان کی دولت نہیں رکھتے

آپس میں مسلمان تو سب بھائی ہیں لیکن
ہر قوم کے افراد یہ عظمت نہیں رکھتے

وہ لوگ تو منزل پہ پہنچ ہی نہیں سکتے
نظروں میں محمدؐ کی جو سیرت نہیں رکھتے

جو اسوۂ احمدؐ پہ عمل ہی نہیں کرتے
محشر میں وہ امید شفاعت نہیں رکھتے

تیسیرؔ ہمیں موت آئے تو آئے سرِ طیبہ
ہم اس کے سوا کوئی بھی حسرت نہیں رکھتے

سراسر ضیا ہیں شہِ دین و دُنیا
کہ نورِ خدا ہیں شہِ دین و دُنیا

نہ بارت درِ پاک کی چاہتا ہوں
مرا مدعا ہیں شہِ دین و دُنیا

نہ بھٹکوں گا میں جادہ حق سے ہرگز
مرے رہنما ہیں شہِ دین و دنیا

بڑی شان والے بڑی آن والے
حبیبِ خدا ہیں شہِ دین و دنیا

نہ ڈوبے گی کشتی مری زندگی کی
مرے ناخدا ہیں شہِ دین ودنیا

جو مانگا وہ پایا درِ مصطفےٰ سے
سخا ہی سخا ہیں شہِ دین و دنیا

سرِ عرش نیرؔ اگر جا کے دیکھو
تو جلوہ نما ہیں شہِ دین ودنیا

لکھوں تو قلم کوثر و زم زم سے دھلا ہو
اس شان سے محبوبؐ الٰہی کی ثنا ہو

اتنا تو کرم مجھ پہ شہِ ہر دو سرا ہو
محشر میں درِ خلد مرے واسطے وا ہو

قرآں میں جب مالکِ کل مدح سرا ہو
پھر اُنؐ کی ثنا کیسے بیاں مجھ سے بھلا ہو

ہر دم مرے ہونٹوں پہ محمدؐ کی ثنا ہو
اے کاش کہ یہ فرضِ محبّت بھی ادا ہو

ہو دل بھی منوّر مری آنکھوں میں ضیا ہو
جب نامِ محمدؐ مرے سینے پہ لکھا ہو

سر آپؐ کے سنگ درِ اقدس پہ جھکا ہو
مفہوم عبادت کا نہ کچھ اس کے سوا ہو

کس طرح بھلا منزلِ حق سے وہ جُدا ہو
جو نقشِ کفِ پائے محمدؐ پہ چلا ہو

جب تک نہ ہو دیدارِ محمدؐ مجھے حاصل
تب تک مری آنکھوں میں مرا دم بھی رُکا ہو

طیبہ ہی مرے واسطے فردوسِ بریں ہے
دو گز ہی زمیں بعدِ فنا مجھ کو عطا ہو

اک خواب ہو ایسا کہ نظر آئیں محمدؐ
پھر خواب مسلسل وہ نگاہوں میں بسا ہو

پہنچوں جو مدینے تو میسّر ہو یہ دولت
جینے میں مزا ہو مجھے مرنے میں مزا ہو

صدقہ ہے فقط پرتوِ محبوبؐ خدا کا
وہ چاند کی کرنیں ہوں کہ سورج کی ضیا ہو

پہنچوں جو مدینے تو وہیں موت بھی آئے
اے کاش مرے دل کی یہ مقبول دعا ہو

ہو نامِ محمدؐ جو مرے ہونٹوں کی زینت
پھر صَلِّ علیٰ صَلِّ علیٰ دل کی صدا ہو

گو دید کی طالب تو بہت ہیں مری نظریں
وہ سامنے نظروں کے جو آجائیں تو کیا ہو

حسرت ہے کہ مر جاؤں تو اُنکا ہی کہیں سب
تربت پہ غلامِ شہِ لولاک لکھا ہو

نیّر ترا کردار سنور جائے یقیناً
گر آئینۂ دل پہ محبت کی جِلا ہو

آپؐ ہیں نورِ یقیں ماہِ جبیں شمعِ مبیں
آپؐ جیسا کوئی دنیا میں ہو ممکن ہی نہیں

مجھ کو دو گز جو مدینے کی میسر ہو زمیں
خلد آجائے سمٹ کر مرے قدموں میں وہیں

صادق القول ہیں وہؐ اور امینوں کے امیں
میرے سرکارؐ کا کونین میں ثانی ہی نہیں

گود میں آمنہ بی بی کے ہے وہؐ ماہ جبیں
شکل و صورت میں ہے جو لاکھ حسینوں سے حسیں

مدتوں سے مرے دل میں ہیں محمدؐ جو مکیں
گردشِ وقت نہ آئی ہے نہ آئے گی قریں

آپؐ کے ذکر سے قائم ہے زمانے میں نماز
آپؐ کی ذات سے صحرا میں اذانیں گونجیں

آرزو موت کی لے کر میں مدینے پہنچوں
ہے مدینے کی زمیں میرے لئے خلدِ بریں

اک نہ اک دن مجھے دیدارِ محمدؐ ہوگا
اس توقع پہ سجا رکھی ہے بہ بزمِ یقیں

کس بلندی پہ محمدؐ ہیں یہ جب بھی سوچا
فرش پر ~~آنے لگا~~ مجھ کو نظر عرشِ بریں
آنے لگا

آپؐ ہی باعثِ تخلیقِ دو عالم ہیں حضورؐ
بحر و بر ارض و سما آپؐ کے ہیں زیرِ نگیں

میں مدینے کو چلا ہوں یہ تمنّا لے کر
مجھ کو دیدارِ رسولِؐ دوسرا ہوگا وہیں

شافعِ روزِ جزا آئے شفاعت کے لئے
تب مشیت نے مری ساری خطائیں بخشیں

ذکرِ محبوبِ خدا کیوں نہ کروں میں دل سے
میرے معبود نے بخشی ہے زبانِ شیریں

آرزو ہے کہ میں روضے پہ نبیؐ کے پہنچوں
اور جھکا دوں درِ دولت پہ بہ اخلاص جبیں

عالمِ نزع میں وہؐ روبرو آجائیں مرے
اس تمنّا میں تڑپتا ہے مرا قلبِ حزیں

ہر نفس مجھ کو تو محسوس یہی ہوتا ہے
میرے سرکارؐ ازل سے ہیں مرے دل میں مکیں

ہر طرف ہے جو چراغاں ہی چراغاں ہے بَرَ
جشنِ میلادِ محمدؐ سے فضا ہے رنگیں

رسولِ حقؐ کی طلب میں پھروں صبا کی طرح
مدینے اُڑ کے پہنچ جاؤں میں ہوا کی طرح

اثر کیا ہے مریضوں پہ کیا دوا کی طرح
کہ خاکِ روضۂ سرورؐ ہے کیمیا کی طرح

مدینے جا کے نہ آنے کی آرزو ہے مجھے
نصیب ہوگی وہاں پر قضا لقا کی طرح

ازل سے اور ابد تک رہیں گے وہؐ موجود
کہ ابتدا ہے نگاہوں میں انتہا کی طرح

رہِ حیات میں محسوس ہو رہا ہے مجھے
قدم قدم پہ محمدؐ ہیں رہنما کی طرح

درِ نبیؐ پہ نہ مقبول ہو یہ نا ممکن
دعا کو مانگ کے دیکھو ذرا دعا کی طرح

تمام عمر گزاروں نبیؐ کی چوکھٹ پر
یہ آرزو ہے کہ سلمانِ مصطفےٰؐ کی طرح

سفینۂ امتِ عاصی کا کیوں نہ ہو محفوظ
رسولِؐ پاک ہوں جب ساتھ ناخدا کی طرح

میں اپنی خوبیٔ قسمت پہ پھر تو ناز کروں
درِ رسولؐ پہ پہنچوں اگر گدا کی طرح

ہے وردِ نام محمدؐ سے میرے دل کو سکوں
کہ نامِ سرورِؐ کونین ہے دوا کی طرح

نبیؐ کا نام سنا ہے ہر اک زمانے نے
کہ اُن کا نام ہے اک گونجتی صدا کی طرح

نبیؐ کی شان میں لکھوں قصیدہ اے نیّرؔ
جو مجھ پہ فیض ہو حسّانِ مصطفےٰؐ کی طرح

ہیں اُنؐ کے نقشِ قدم انجم و قمر کی طرح
کوئی بھی راہ نہیں اُنؐ کی رہگزر کی طرح

نہ کوئی در ہے حبیبِؐ خدا کے در کی طرح
بصد خلوص جہاں دل جھکا ہے سر کی طرح

تلاشِ منزلِ عشقِ رسولؐ ہے مجھ کو
گزر رہی ہے مری زندگی سفر کی طرح

وہی ہیں بحرِ کرم اور یہ فیض ہے اُنؐ کا
چمک رہا ہے مرا دل بھی اب گہر کی طرح

ہے دھوپ کرب کی پھر بھی سکون ہے حاصل
کہ اُنؐ کی یاد بھی ہے سایۂ شجر کی طرح

ہر اک نبیؑ نے کیا ذکرِ احمدِؐ مختار
وہؐ ہر زمانے میں موجود تھے خبر کی طرح

نگاہ و قلب ہیں بے چین اُنؐ کی اُلفت میں
کہ دل ہے دل کی طرح اور نظر نظر کی طرح

نبیؐ سے عشق، نبیؐ کی طلب، نبیؐ کا خیال
یہ سب عزیز ہیں مجھ کو دل و جگر کی طرح

یہ آرزو ہے کہ جب جانکنی کا عالم ہو
تو پاس ہو مرا ممدوحؐ چارہ گر کی طرح

نبیؐ کے اسوۂ حسنہ پہ گامزن رہیے
کہ اُنؐ کی زیست ہے قرآنِ معتبر کی طرح

کسے کہوں کہ ہے خیر البشرؐ کا ہم پایہ
کوئی بشر نہیں دنیا میں اِس بشر کی طرح

رہِ حیات میں محسوس ہو رہا ہے مجھے
وہؐ چل رہے ہیں مرے ساتھ راہبر کی طرح

ہیں نقشِ پائے نبیؐ ضو فشاں سرِ معراج
کہیں پہ کاہکشاں اور کہیں قمر کی طرح

جو اشک یادِ محمدؐ میں آنکھ سے نکلے
ڈھلک گئے مری پلکوں پہ وہ گہر کی طرح

نہ ہو وہؐ ابرِ کرم گر تو پھر خدا کی قسم
ہماری زیست ہو سوکھے ہوئے شجر کی طرح

مری نجات کا ضامن ہے یہ عمل نیّرؔ
کہ نعت گوئی کو اپنا لیا ہنر کی طرح

مدینے کی ہوا بھی دیکھنا ہے
کہ وہ دارالشفا بھی دیکھنا ہے

درِ خیرالوریٰ بھی دیکھنا ہے
کرم کی انتہا بھی دیکھنا ہے

سرِ محشر نگاہِ شوق تجھکو
جمالِ مصطفےٰ بھی دیکھنا ہے

مجھے، دل سے مدینے کی فضا تک
کرم کا سلسلہ بھی دیکھتا ہے

بشر کے نقشِ پا پہنچے کہاں تک
سوئے عرشِ علیٰ بھی دیکھنا ہے

مدینہ ہو نجف ہو یا ہو کعبہ
کرم کی انتہا بھی دیکھنا ہے

درِ ختمِ رسلؐ پر سجدہ کر کے
جناں کا راستہ بھی دیکھنا ہے

جبینِ شوق کو میری یہ ضد ہے
نبیؐ کا نقشِ پا بھی دیکھنا ہے

کھنچی ہے جس میں تصویرِ محمدؐ
وہ دل کا آئینہ بھی دیکھنا ہے

مدینے کی زمیں پر مجھ کو تیسّرہ
فنا ہو کر بقا بھی دیکھنا ہے

جب طبیعت غموں سے گھبرائی
دفعتاً مصطفیٰؐ کی یاد آئی

مجھ کو رضواں نے دیکھ کر یہ کہا
آگیا مصطفیٰؐ کا سودائی

جب خیالِ رسولؐ آیا ہے
ہر طرف روشنی نظر آئی

دولتِ عشقِ مصطفیٰؐ کے لیے
نعمتِ دو جہاں بھی ٹھکرائی

مجھ کو آقاؐ مدینے بلوائیں
ہو محبت کی یوں پذیرائی

میرا ہر لفظ زیبِ نعتِ رسولؐ
فکر میں میری اتنی گہرائی

مجھ کو بھی ہے رسولؐ سے نسبت
میں بھی ہوں مصطفیٰؐ کا شیدائی

میرے مالک برائے نعتِ رسولؐ
میرے لفظوں کو بخش گویائی

میں نے دل سے لیا جو نامِ رسولؐ
گردشِ وقت مجھ سے گھبرائی

اُس کو سب کچھ دیا محمدؐ نے
جھولی نیّر نے جب بھی پھیلائی

ہم تھے بھٹکے ہوئے مگر نیّر
ہم کو آقاؐ نے راہ دِکھلائی

حبیبِؐ خدا تاجدارِ مدینہ
وقارِ دو عالم وقارِ مدینہ

خدا کے لیے تاجدارِ مدینہ
بلا لیجیے تا دیارِ مدینہ

بہت محترم ہے بہت محترم ہے
خدا کی قسم جاں نثارِ مدینہ

محبت مرے دل میں انؐ کی بسی ہے
میرا دل بھی ہے یادگارِ مدینہ

ہو وردِ زباں میرے نامِ محمدؐ
کروں طے میں یوں رہگزارِ مدینہ

مری روح بھی اُن نظاروں کی طالب
ازل سے ہوں میں جاں نثارِ مدینہ

جو دل کی نظر سے کوئی کاش دیکھے
ہے جنت سے بڑھ کر بہارِ مدینہ

سکوں مجھ کو جا کر مدینے میں ہوگا
ازل سے ہوں میں بیقرارِ مدینہ

ہے نیّرؔ بہت مضطرب یا محمدؐ
دکھا دیجئے اب دیارِ مدینہ

عشقِ رسولؐ پاک کا سودا جو سر میں ہے
خوش بخت ہوں کہ اوجِ مدینہ نظر میں ہے

جلوہ رسولؐ پاک کا اپنی نظر میں ہے
ساری متاعِ عشق ہمارے جگر میں ہے

عشقِ نبیؐ کے سائے میں ہستی سفر میں ہے
اب نور کی کمی نہ کوئی رہگذر میں ہے

عشقِ نبیؐ ہے دل میں مدینہ نظر میں ہے
منزل کے آس پاس قدم رہگذر میں ہے

دیدارِ حق نہ کیوں شبِ معراج ہو انھیںؐ
جب لم یزل کا نور ہی خیر البشرؐ میں ہے

یارب رسولِؐ حق کی زیارت نصیب ہو
یہ حسنِ التماس مری چشمِ تر میں ہے

فیضِ نبیؐ سے ساتھ ہے جنت بہ ہر قدم
میں کیا سفر میں ہوں کہ مدینہ سفر میں ہے

میں کیوں نہ کامیاب رہوں زیست میں
دل میں ہے اُنؐ کا عشق تو صورت نظر میں ہے

تخلیقِ کائنات کا باعث ہے جو بشر
ہر چیز کائنات کی اس کے اثر میں ہے

یہ سب ہے فیضِ گردِ کفِ پائے مصطفیٰؐ
سمٹا ہوا جو نور سراسر سحر میں ہے

مٹھی میں سنگریزے تلک بولنے لگے
اعجاز یہ بھی صاحبِؐ شق القمر میں ہے

یہ اسوۂ رسولؐ سے دوری کا ہے اثر
اُلجھا ہوا جو آدمی دنیائے شر میں ہے

کھویا ہوں مصطفیٰؐ کی محبت میں اس قدر
اب گردشِ زمانہ بھی میرے اثر میں ہے

مٹ جائے گی وہ عشقِ رسولؐ کریم سے
سمٹی ہوئی جو تیرگی ذہنِ بشر میں ہے

صدقہ اتر رہا ہے درودوں کا رات دن
اب روشنی ہی روشنی تیرے گھر میں ہے

محمدؐ کا محفل میں نام آ رہا ہے
زباں پر درود و سلام آ رہا ہے

ہمہ کیف و مستی ہمہ نور و نکہت
زباں پر مری اب وہؐ نام آ رہا ہے

ہوئی ختم جس پر رسالت کی منزل
عرب میں وہ ماہِ تمام آ رہا ہے

مدینے میں جا کر خبر کوئی کر دے
کہ پینے کو اک تشنہ کام آ رہا ہے

فرشتوں نے رستے میں آنکھیں بچھا دیں
سرِ عرش عالی مقام آ رہا ہے

کہا بابِ جنّت پہ رضواں نے نیّرؔ
محمدؐ کا ادنیٰ غلام آ رہا ہے

کہکشاں، خورشید، کوکب، ماہ و اختر دیکھنا
آسماں پر یہ نقوشِ پائے سرورؐ دیکھنا

گوشہ گوشہ بزمِ ہستی کا معطر دیکھنا
فیضِ آقاؐ کے پسینے کا برابر دیکھنا

رہگزارِ مصطفیٰؐ سے تم گزر کر دیکھنا
سنگریزوں میں بھی گویائی کے جوہر دیکھنا

روضۂ سرکارؐ تک اک بار چل کر دیکھنا
خلد کا منظر مدینے کی زمیں پر دیکھنا

گردشِ تقدیر کوسوں دور ہوتی جائے گی
گوشۂ تنہائی میں تم نعت کہہ کر دیکھنا

مصطفیٰؐ نے کر لیا ہر دل میں گھر کردار سے
اس لئے ہوتا ہے اُنؐ کا ذکر گھر گھر دیکھنا

غیر کی توصیف مجھ سے ہو، یہ ممکن ہی نہیں
کیا کبھی دریا میں گرتا ہے سمندر دیکھنا

اپنے دامن میں چھپا لیں گے مرے آقاؐ مجھے
خود بخود ہوگی شفاعت روزِ محشر دیکھنا

لوگ کہتے ہیں کہ دیں پھیلا نبیؐ کی تیغ سے
میں یہ کہتا ہوں ذرا خلقِ پیمبرؐ دیکھنا

نعت کہنے جب بھی بیٹھا لے کے نام مصطفیٰؐ
آ گیا امداد کو لفظوں کا لشکر دیکھنا

میں مکمل اُنؐ کی مدحت میں قصیدہ کیا لکھوں
ہے خدا قرآن میں خود مدح گستر دیکھنا

ذاتِ ختمی مرتبتؐ ہے زندگی میں انقلاب
اس حقیقت کو ذرا تاریخ پڑھ کر دیکھنا

نور سے تخمیرؐ اُن کی ہے تو میری خاک سے
میں ہوں ذرّہ اور وہ خورشیدِ منور دیکھنا

روشنی تم کو بصیرت کے لیے مل جائے گی
مصطفیٰؐ کا نام لوحِ دل پہ لکھ کر دیکھنا

مصطفیٰؐ کی ذات میں نورِ خدا ہے ضَوفگن
آئینے میں ہے جمالِ آئینہ گر دیکھنا

پھول چُنتے ہیں مجھے نذرِ عقیدت کے لیے
میرے آقاؐ میری جانب مسکرا کر دیکھنا

اشتیاقِ دید میں جب بھی سوئے طیبہ چلو
پھر نہ اے نیّرؔ کبھی دنیا کو مڑ کر دیکھنا

کچھ ایسی شان سے دنیا میں وہ ذوالاحترام آیا
کہ جس کے نام سے پہلے درود آیا سلام آیا

محمد مصطفےٰ کا جب میرے ہونٹوں پہ نام آیا
درودوں پہ درود آیا سلاموں پر سلام آیا

جو لمحہ یادِ محبوبِ الٰہی میں گزارا ہے
وہی لمحہ حضورِ حق بروزِ حشر کام آیا

نہیں سایا محمد کا مگر فیضِ مشیت سے
انہیں کے زیرِ سایہ دینِ خالق کا نظام آیا

دمِ آخر نمازِ دیدِ احمد بھی ادا کر لی
کہ آنکھیں بند ہوتے ہی رسولوں کا امام آیا

کہاں تک وسعتِ بارانِ رحمت تھی یہ مت پوچھو
سرِ میدانِ محشر جب محمد کا غلام آیا

نظر نے عالمِ لاہوت کی گو سیر کی لیکن
مدینے سے دو عالم کا مسافر شاد کام آیا

قوی ہے دل حصارِ یادِ محبوب الٰہی سے
نہ کوئی خوف جز خوفِ الٰہی صبح و شام آیا

گنہگاروں کی بخشش کے لیے میدانِ محشر میں
نبیؐ کا سایۂ دامانِ رحمت کتنا کام آیا

سمیٹے دولتِ دنیا و دیں کشکول میں اپنے
شہِ بطحاؐ کے در سے شاہِ بطحاؐ کا غلام آیا

بھلا توصیفِ ممدوحِ خدا کی مجھ سے ممکن ہے
ثنائے خواجہؐ کو ذہن میں حق کا کلام آیا

جو دیکھا روئے احمدؐ کو تو دل میں روشنی آئی
جو دیکھا زلفِ احمدؐ کو تو خوشبو کا پیام آیا

گریباں چاک آنکھیں نم درودوں کی صدا لب پر
سرِ محشر کچھ ایسی شان سے انؐ کا غلام آیا

ترے محبوب کی توصیف میں کھولوں زباں اپنی
مدد درکار ہے یارب بڑا مشکل مقام آیا

مرے قابو میں ہے نیّرؔ مزاجِ گردشِ دوراں
جہاں اُن کو پکارا ہے وہیں گردش میں جام آیا

★

فخرِ موجوداتؐ فخرِ انبیاءؐ کا انتظار
ہے درودوں کی گرج میں مصطفےٰؐ کا انتظار

فرش پر امت کو ہے اور عرش پر معبود کو
سیدؐ کونین شاہِ دوسرا کا انتظار

انؐ کا غم انؐ کا تصور انؐ کا روضہ انؐ کی یاد
جب یہ عالم ہو کروں کیونکر قضا کا انتظار

دل کو ہو جائے سکوں نظروں کو مل جائے ثبات
یوں بھی ہے مجھ کو مدینے کی فضا کا انتظار

غم کے طوفانوں سے ٹکرا دوں گا اپنی زندگی
گردشِ دوراں۔ مجھے ہے مصطفےٰؐ کا انتظار

مجھ کو جانا ہے مدینے میری منزل ہے جہاں
ابتدا کی آرزو ہے انتہا کا انتظار

مصطفےٰؐ کا نام لے کر مانگ پھر ہو گی قبول
خالقِ اکبر کو ہے تیری دعا کا انتظار

اے اجل تو ہی بتا میں کس طرح دم توڑ دوں
ہے نگاہوں کو ابھی تو مصطفیٰؐ کا انتظار

قبر سے اُٹھ کر نہ جائے گا سرِ میدانِ حشر
راہرو کو ہے ابھی تو رہنما کا انتظار

عرش کی رونق بڑھانے کے لئے اللہ کو
ہے شبِ معراج محبوبِؐ خدا کا انتظار

ہٹ گیا رضواں درِ جنّت سے مجھ کو دیکھ کر
تھا ثنا خوانِ حبیبِؐ کبریا کا انتظار

مصطفیٰؐ کا عشق نیّرؔ گرچہ ہے دل میں مکیں
پھر بھی آنکھوں کو ہے روئے مصطفیٰؐ کا انتظار

صداقتوں کا چلا قافلہ مدینے سے
عرب کا چاند ابھرتا گیا مدینے سے

نہ کیوں ہو عشق ہمیں باخدا مدینے سے
چلی ہے دینِ خدا کی ہوا مدینے سے

چلو بڑھاؤ قدم پھر سکونِ دل کے لیے
دوا نجف سے ملے گی شفا مدینے سے

نصیب جاگ اٹھے زندگی مہک اٹھے
پیامِ دید جو لائے صبا مدینے سے

زمانے والوں کو پھر دل کی روشنی ہو عطا
برائے عشقِ رسولؐ خدا مدینے سے

حیات میری معطّر ہے رنگ و نکہت سے
یہ خاص ربط مجھے ہو گیا مدینے سے

بہت دنوں سے سکوں کی تلاش ہے مجھ کو
صدا حضورؐ کی آئے ذرا مدینے سے

بہ فیضِ شاہِ مدینہ بہ فیضِ شاہِ نجف
ملا ہے جام بھی توحید کا مدینے سے

ہوئی ہے بارشِ انوار فکر پر پیہم
اُٹھی ہے جھوم کے ایسی گھٹا مدینے سے

خلوص و مہر و وفا۔ ذوقِ عبدیت نیرؔ
خدا کا شکر ہے سب کچھ ملا مدینے سے

نبیؐ کی یاد دل میں جلوہ گر ہے
حیاتِ عشق کتنی معتبر ہے

یقیناً یہ تو معراجِ نظر ہے
کہ میں ہوں اور رُخِ خیر البشرؐ ہے

نبیؐ کی آرزو دل میں اگر ہے
مدینہ دوستو نزدیک تر ہے

مرا ذوقِ نظارہ کارگر ہے
تصوّر میں مدینے کا سفر ہے

یہ دل کا فیصلہ کچھ سوچ کر ہے
سوئے طیبہ چلو جینا اگر ہے

مدینے کی طرف میں دیکھتا ہوں
تصوّر میں رخِ آئینہ گر ہے

بشر کی قدر و منزل ہم سے پوچھو
گزر جس کا فرازِ عرش پہ ہے

میں کیوں دنیا کی رنگینی کو دیکھوں
نگاہوں میں رخِ خیر البشرؐ ہے

بسر ہو زندگی روضے پہ انؐ کے
یہی اک آرزو المختصر ہے

وہ جس کی رحمتیں چاروں طرف ہیں
خدا کا آخری پیغامبرؐ ہے

نبیؐ کا نام راہِ زندگی میں
مداوائے غم و دردِ جگر ہے

میں پیرو ہوں مگر ایسے نبیؐ کا
جو نیّر صاحبِ شق القمرؐ ہے

مصطفےٰ کے عشق سے معمور جس کا دل نہیں
زندگی اسکی حقیقت میں کسی قابل نہیں

اس کی قسمت میں یمِ طوفاں تو ہے ساحل نہیں
عشقِ احمدؐ جسکی موجِ زیست میں شامل نہیں

لب پہ ہے نامِ محمدؐ دل ہے دنیا کا اسیر
عشق کا دعویٰ تو ہے لیکن ابھی کامل نہیں

دور رہ کر یادِ اُنؐ کی باعثِ تسکیں سہی
آرزو یہ بھی بقدرِ آرزوئے دل نہیں

روح میں عشقِ محمدؐ ہے تو راہِ زیست میں
مجھ کو آسانی ہی آسانی ہے کچھ مشکل نہیں

یا ابھی مقصود ہے کچھ اور میرا امتحاں
یا تو میری دید کی حسرت ابھی کامل نہیں

فیضِ محبوبِ خداؐ نیّرؔ ہے راہِ زیست میں
اب مری نظروں میں مشکل بھی کوئی مشکل نہیں

اے نیّرؔ کاش مل جائے مدینے کی زمیں مجھ کو
نبیؐ کے در پہ سجدہ ریز کرنی ہے جبیں مجھ کو

عطا ہو جائے گر یارب نگاہِ دور بیں مجھ کو
برائے نعت پھر الفاظ مل جائیں حسیں مجھ کو

برائے رہنمائی بعدِ ختمی مرتبت یارو
ملی عترت نبیؐ کی اور قرآنِ مبیں مجھ کو

مجھے رستہ بتاتا ہے مجھے منزل دکھاتا ہے
کوئی معلوم ہوتا ہے دل وجاں کے قریں مجھ کو

خدا جانے کہ میں تابِ نظارہ لا بھی سکتا ہوں
نظر آیا کہیں اُنؐ کا اگر روئے حسیں مجھ کو

بہا کر اشک آنکھوں سے سناؤں حالِ دل اُنؐ کو
حبیبِؐ حق جو مل جائیں مقدّر سے کہیں مجھ کو

مدینے کا نظارہ تو سکوں پرور نظارہ ہے
مدینے میں بلالو اے شہِ دنیا و دیں مجھ کو

بہا کچھ اور آنسو دیدۂ تر اُن کی اُلفت میں
ڈبوتی ہے فراقِ مصطفےٰ میں آستیں مجھ کو

محمد مصطفےٰ کے مرتبے کا جب خیال آیا
زمیں پر خود نظر آنے لگا عرشِ بریں مجھ کو

مجھے بھی جذبۂ دل کاش لے جائے مدینے میں
درِ احمد سے اب دوری گوارا ہی نہیں مجھ کو

مدینے جا کے میں واپس نہ آؤں دل کی حسرت ہے
کہیں سب لوگ اے نیّر مدینے کا مکیں مجھ کو

محبوبؐ الٰہی کا جو مرتبہ داں ٹھہرے
جس جا پہ قدم رکھ دے گردش بھی وہاں ٹھہرے

جب عشقِ محمدؐ کا تسکین کا باعث ہے
اے دل نہ بھلا کیونکر یہ دردِ نہاں ٹھہرے

وہ چاند ہو سورج ہو کوکب ہو ستارے ہوں
سب رحمتِؐ عالم کی عظمت کا نشاں ٹھہرے

اوصاف تو لاکھوں ہیں میں نعت کہوں کیونکر
مجبور ہی مدحت میں الفاظ و بیاں ٹھہرے

جو اسوۂ احمدؐ سے بیزار نظر آئے
وہ لوگ زمانے میں بے نام و نشاں ٹھہرے

سرکارؐ دو عالم کی یہ عظمت و رفعت ہے
محبوبِؐ خدا ہو کر سلطانِ جہاں ٹھہرے

دل کو ہے یقیں میرے دیدار ہو احمدؐ کا
گر راہِ محبت میں یہ عمرِ رواں ٹھہرے

وہ نورِ مجسّم ہیں وہ حاصلِ ایماں ہیں
اسلام کی دنیا میں وہ جانِ جہاں ٹھہرے

ہم خانۂ کعبہ میں اور طیبہ میں روضے پر
کچھ دیر یہاں ٹھہرے کچھ دیر وہاں ٹھہرے

جب دل میں محمدؐ ہیں دیدار میسّر ہے
ایسا ہی یقیں ٹھہرے ایسا ہی گماں ٹھہرے

وہ سایۂ رحمت ہیں وہ شافعِ محشر ہیں
دنیا ہو کہ عقبیٰ ہو وہ راحتِ جاں ٹھہرے

جب عشقِ محمدؐ کو میزاں میں رکھا جائے
پلّا مری نیکی کا اس وقت گراں ٹھہرے

شہرت ہے مری نیّر بس عشقِ محمدؐ سے
بے حبِّ نبیؐ انساں بے نام و نشاں ٹھہرے

معراجِ فکر عشقِ حبیبِ خدا سے ہے
یہ انتہا کا شوق مجھے ابتدا سے ہے

تسکینِ روح مدحتِ خیرالوریٰ سے ہے
دل کو سکون عشقِ شہِ انبیاء سے ہے

آزاد وہ حصارِ غمِ ماسوا سے ہے
روشن جو ذہن نورِ حبیبِ خدا سے ہے

تخلیقِ کائنات کا باعث ہیں مصطفیٰ
یعنی بنائے کون و مکاں مصطفیٰ سے ہے

یہ عشقِ مصطفیٰ کا تصرّف ہے دوستو
محفوظ زندگی جو مری ہر بلا سے ہے

ہر حال میں ہے اس کا ستارہ عروج پر
نسبت ذرا بھی جس کو رسولِ خدا سے ہے

ماہ و نجوم مہر درخشاں و کہکشاں
عالم میں نور، نورِ شہِ دوسرا سے ہے

معراجِ مصطفےٰ کی یہ اللہ رے منزلت
اک شور آسمان پہ صلِّ علیٰ سے ہے

غم ہائے روزگار کا کوسوں پتہ نہیں
مجھ کو وہ ربطِ خاص حبیبِ خدا سے ہے

حالانکہ ذکر میری زباں پر ہے حسن کا
لیکن مری مراد شہِ انبیا سے ہے

نیّر یہ عشقِ احمدِ مختار کا ہے فیض
دل بے نیاز فکرِ جزا و سزا سے ہے

اے صلِ علیٰ کیا ہو بیاں شانِ مدینہ
جنّت سے فزوں تر ہے گلستانِ مدینہ

ارمانِ دلِ زار ہے ارمانِ مدینہ
طیبہ میں بلا لیجئے سلطانِ مدینہ

شاداب نہ پھر کیوں ہو گلستانِ مدینہ
جب ختمِ رسل خود ہیں نگہبانِ مدینہ

جب خلد کا نقشہ ہے گلستانِ مدینہ
پھر کیوں نہ دل و جاں سے ہوں قربانِ مدینہ

مہمانِ خدا بن کے سرِ عرش جو پہنچے
وہ جانِ مدینہ ہیں وہ سلطانِ مدینہ

مرقد کی زمیں مجھ کو مدینے میں عطا ہو
محبوبؐ خدا - نورِ خدا - جانِ مدینہ

دم نکلے مرا روضے کی جالی کو پکڑ کر
ارمان مرا ہے یہی سلطانِ مدینہ

ہے حسنِ سخن اوج پہ نیّر کا ازل سے
رہتا ہے شب و روز ثنا خوانِ مدینہ

نہ وہ عجم کا ہے آقاؐ نہ وہ عرب کا ہے
خدا گواہ کہ میرا رسولؐ سب کا ہے

تصوّرات میں چہرہ شہِؐ عرب کا ہے
یہ وقت میرے لیے کس قدر طرب کا ہے

نبیؐ کے اسوۂ حسنہ میں ڈھال لو ہستی
یہی تقاضا تو مجھ سے مری طلب کا ہے

کرم کریم کا ہے فیضِ رحمتِؐ کو بنی
اُسی کا میں ہوں جو محبوب میرے رب کا ہے

درِ علوم سے پاتے ہیں علم کی خیرات
یہ سارا فیض و کرم اُس شہِؐ عرب کا ہے

رسولؐ ہوتے نہ پیدا تو کچھ نہیں ہوتا
یہ کائنات میں سب اُنؐ کے ہی سبب کا ہے

یہ ہر نفس ہے صدا دل کی یا رسولؐ اللہ
مرے لئے یہ وظیفہ تو روز و شب کا ہے

کسی طرح سے بھی دیدارِ مصطفیٰؐ ہو جائے
نبیؐ کے عشق میں یہ شوق جاں بلب کا ہے

بتا میں اُس کی ثنا کس طرح لکھوں اے دل
کہ وہ رسولؐ جو ممدوح میرے رب کا ہے

خدا کی حمد ہو نعتِ نبیؐ ثنائے علیؑ
ہر ایک آئینہ ان میں مری طلب کا ہے

رچا بسا ہے مری روح میں جو عشقِ رسولؐ
تو ہر زمانہ مرے واسطے طرب کا ہے

درود پہلے پڑھو نام اُنؐ کا بعد میں لو
کہ یہ مقام ہی نیّرؔ بڑے ادب کا ہے

مصائب میں اگر لب پر نبیؐ کا نام آجائے
ہمارے سامنے خود صورتِ آرام آجائے

مدینے سے اگر میرے لیے اک جام آجائے
مرے قدموں تلے پھر گردشِ ایام آجائے

غلامانِ محمدؐ کاش اک مرکز پہ آجائیں
تو چودہ سو برس پہلے کا پھر اسلام آجائے

اگر اک لمحہ یادِ مصطفیٰؐ میں کاٹ دو رو کر
وہی لمحہ سرِ محشر تمھارے کام آجائے

بروزِ حشر میں بھی سرخرو ہو جاؤں قسمت سے
مرے سر عشقِ احمدؐ کا اگر الزام آجائے

نبیؐ کے عشق میں جو زندگی کی آخری حد ہو
نہ ایسی صبح آجائے نہ ایسی شام آجائے

حقیقت میں مرے اعمال تو اچھے نہیں لیکن
یقیں ہے شافعِ محشر کی اُلفت کام آجائے

نبیؐ کے در پہ پہنچوں سر کو رکھوں اور مر جاؤں
یہ حسرت ہے کبھی وہ وقتِ خوش انجام آجائے

میں منزل پر پہنچ جاؤں گا آسانی سے اے نیّرؔ
تصوّر میں نبیؐ کی شکل گر ہر گام آجائے

ہے چشمِ تصوّر میں روئے محمدؐ
کہاں لے گئی جستجوئے محمدؐ

سروں پر اُٹھا لائیں کوئے محمدؐ
چلو سب چلیں مل کے سوئے محمدؐ

کہا یہ تو یوسف سے بڑھ کر حسیں ہیں
جو دیکھا فرشتوں نے روئے محمدؐ

میں تابِ نظارہ بھی کیا لا سکوں گا
جو پہنچا کبھی روبروئے محمدؐ

مدینے بُلائیں تو میں سر سے پہنچوں
مجھے دل سے ہے آرزوئے محمدؐ

نہ دنیا کی حسرت نہ جنت کی خواہش
ہے پیشِ نظر میرے کوئے محمدؐ

چمن میں گلوں میں جہاں میں فضا میں
کہاں پر نہیں رنگ و بوئے محمدؐ

درِ مصطفیٰؐ سے جو مانگو ملے گا
کرم ہی کرم جب ہے خوئے محمدؐ

نہ تم جانتے ہو نہ ہم جانتے ہیں
جو حق سے ہوئی گفتگوئے محمدؐ

میں نیّرؔ وہاں زندگانی گزاروں
جو قسمت سے مل جائے کوئے محمدؐ

حبیبؐ کبریا بن کر جہاں کے تاجدار آئے
محافظ دینِ حق کے اور ہمارے غمگسار آئے

محمد مصطفیٰؐ کا نام لب پر بار بار آئے
جسے سن کر مرے دل کو سکوں آئے قرار آئے

مدینے کی فضاؤں سے اِدھر بھی کچھ بہار آئے
سکوں حاصل ہو دل کو اور جگر کو بھی قرار آئے

جہاں میں ہر طرف پھیلی ہیں نورِ حق کی تنویریں
محمد مصطفیٰؐ آئے یقیناً جلوہ یار آئے

پلا دیں شافعؐ محشر مجھے اپنی نگاہوں سے
جسے پی کر یقیناً میکشی کا اعتبار آئے

پڑھو صلِّ علیٰ وہ سبز گنبد کی ہے تابانی
جہاں لاکھوں مسلماں شوق سے دل اپنا وار آئے

اٹھا صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ کا غُل فرشتوں میں
زمیں سے عرش پر جس دم شہِؐ عالی وقار آئے

مدینہ منزلِ حق ہے مدینہ پھر مدینہ ہے
جو واپس آگئے جا کر وہ قسمت کو سنوار آئے

کہا جائے گا روشن گلشنِ اسلام اے نیّرؔ
بڑی تابانیاں لے کر حبیبِؐ کردگار آئے

تصوّر میں محمدؐ مصطفےٰ کا آستانہ ہے
مجھے اب احتراماً اپنی نظروں کو جھکانا ہے

بس اتنا مختصر میری محبّت کا فسانہ ہے
کہ دیوانہ محمدؐ کا مجھے دنیا نے جانا ہے

دمِ مردن زیارت ہو رہی ہے شاہِ بطحاؐ کی
تمنا اے دل مری خوشیوں کا اب کوئی ٹھکانہ ہے؟

سوئے دنیا کبھی اس کی نظر مائل نہیں ہوتی
فقیرِ مصطفےٰؐ کی ٹھوکروں میں کل زمانہ ہے

یہ طوفانِ غم و آلام سے ٹکرا نہیں سکتی
کہ آقاؐ کو لبِ ساحل مری کشتی لگانا ہے

مجھے ملحوظ ہے کچھ احترامِ مصطفےٰؐ اتنا
کہ اُنؐ کی راہ میں اپنی نگاہوں کو بچھانا ہے

ارے او ہمرتبۂ آلِ محمدؐ ڈھونڈنے والے
محمدؐ کا گھرانہ پھر محمدؐ کا گھرانہ ہے

بپا ہونے کو ہے جشنِ ولادت سرورِ دیں ﷺ کا
بہر صورت مجھے اب خانۂ دل کو سجانا ہے

نبی ﷺ کے اسوۂ حسنہ میں اپنی زندگی ڈھالو
محمد ﷺ کو سرِ محشر اگر صورت دکھانا ہے

نقوشِ پائے سرور ﷺ پر چلے جو سر کے بل ہمدم
حقیقت میں زمانے میں وہی انسان دانا ہے

کہیں کوئی نگاہِ بد نہ لگ جائے مرے دل کو
مرے دل میں محمد ﷺ کی محبت کا خزانہ ہے

ہر اک پیرِ طریقت کے وہی ﷺ ہیں رہبرِ اعظم
انہیں ﷺ کے فیض سے معمور ہر اک آستانہ ہے

حسابِ روشنی ممکن نہ کوئی حد ہے جلووں کی
کہ اب نورِ محمد ﷺ سے منور کل زمانہ ہے

نہ چھوڑوں گا کبھی میں دولتِ عشقِ نبی ﷺ نیرؔ
اگرچہ مجھ کو دنیا میں ہر اک شے چھوڑ جانا ہے

مجھ کو اے نیّر بہت کچھ ہے سہارا نور کا
میرا آقا نور کا ہے میرا مولا نور کا

ہے تمنّا زیست کے وہ آخری لمحات ہوں
اے خدا جب سامنے ہو میرے روضہ نور کا

دل منوّر آنکھ روشن زندگی ہے شادکام
ہے تصوّر کی نگاہوں میں سراپا نور کا

میں نقوشِ پائے احمدؐ کے برابر ہی چلوں
جا رہا ہے خلد کی جانب یہ رستہ نور کا

جب شبِ معراج آتی ہے تصوّر میں مرے
فرش سے تا عرش بن جاتا ہے جادہ نور کا

میں تو خاکی ہوں بیاں کیسے کروں اُنکی صفات
ذات اُنؐ کی نور کی ہے ذکر اُنؐ کا نور کا

جب عرب کا چاند چمکا تھا زمینِ کفر پر
ہر نظر نے موجزن دیکھا تھا دریا نور کا

صبح نو آئی چھٹی ظلمت ہوئی روشن فضا
جب مدینے کے افق سے چاند نکلا نور کا

روح سے حسّان کی مجھکو اگر کچھ فیض ہو
صفحۂ قرطاس پر لکھوں قصیدہ نور کا

اے خوشا قسمت تصوّر نے بخشا ہے مقام
عشق نے نیّرؔ بنایا دل پہ نقشہ نور کا

میرے ہر اک اشک سے جذبات کا منظر بنے
میرے چہرے پر شبیہِ عشقِ پیغمبرؐ بنے

ہر گھڑی ہر لمحہ یادِ مصطفےٰؐ کے باوجود
آرزو ہے میرا دل محبوبؐ حق کا گھر بنے

ہم محمدؐ کے ثنا خواں ہم محمدؐ کے غلام
عرش پر اپنے لیے ہی جنّت و کوثر بنے

ہر نبیؐ اک معجزے کے ساتھ آیا تھا مگر
شاہدِ ختمِ رسالت ہاتھ کے کنکر بنے

میری حسرت ہے کہ موت آئے مدینے میں مجھے
اور تربت روبروئے روضۂ سرورؐ بنے

دل کی گہرائی میں ہے یادِ محمدؐ جلوہ گر
کاش یہ نقشِ عقیدت اب مرے دل پر بنے

ہر پریشاں حال ہو جائے جو اُس در کا غلام
لاکھ قسمت میں ہو گردش زندگی بہتر بنے

یہ مسلّم ہے ازل کے دن خدا کے نور سے
فاطمہؑ شبّیرؑ و شبّرؑ احمدؐ و حیدرؑ بنے

اپنی قسمت کے ابوذرؓ اپنی قسمت سے بلالؓ
مصطفیٰؐ کے روضۂ اقدس پہ ہی جا کر بنے

روشنیٔ ماہ و اختر آپؐ کے قدموں کی دھول
آپؐ کے قدموں کے صدقے میں مہر و اختر بنے

شرط ہے نیّت خلوصِ دل ہمارے واسطے
نامِ حسنیؑ مرتبت طوفان میں لنگر بنے

ہو نہاں عشقِ محمدؐ جب مرے اشعار میں
نذر کرنے جاؤں پھر سرکارؐ کے دربار میں

روضۂ سرورؐ پہ جا کر کیا طلب کر پائے گا
کچھ نہ کچھ جرأت تو پیدا کر لبِ اظہار میں

دیکھنے والوں نے دیکھا جلوۂ محبوبِؐ حق
نور میں ذرّوں میں صحرا میں گل و گلزار میں

سوئے طیبہ جا رہا ہوں میں تصوّر میں ابھی
حسرتِ دیدار لے کر چشمِ گریہ بار میں

جب اٹھایا ہے قلم میں نے پئے نعتِ نبیؐ
انقلابِ نو ہوا پیدا مرے افکار میں

کوئی ثانی آپؐ کا پیدا ہوا ہے اور نہ ہو
حسن میں کردار میں اخلاق میں گفتار میں

سیرت و کردارِ ختمی مرتبت ؐ اپناؤ تم
کیوں اُلجھ کر رہ گئے ہو وقت کی رفتار میں

نام نامی معجزہ تھا جب کہا یا مصطفےٰ ؐ!
مل گئی منزل بآسانی رہِ دشوار میں

ہیں تصوّر میں مرے انوارہائے ذوالجلال
نعتِ احمد ؐ لکھ رہا ہوں بارشِ انوار میں

بادۂ حُبِ نبی ؐ پی کر پڑھے صلِّ علیٰ
نشّہ اُتنا تو ہو نیّر ؔ کم سے کم میخوار میں

فکر پر ہے مسلسل فیضِ داور چاہیے
نعت کہنے کے لئے لفظوں کا لشکر چاہیے

اس قدر تو کم سے کم عشقِ پیمبرؐ چاہیے
قبر کے گوشے میں اپنا دل منوّر چاہیے

عشق کا صدقہ بہ اندازِ قلندر چاہیے
جھولیاں بھرنے کو شہرِ علم کا در چاہیے

مجھ پہ بھی چشمِ کرم اے بندہ پرور چاہیے
جامِ کوثر چاہیے فردوس میں گھر چاہیے

تم کو دنیا میں اگر جنت کا منظر چاہیے
دیکھنا پھر روضۂ محبوبؐ داور چاہیے

شرط ہے پاکیزگی کی نعت لکھنے کے لیے
آبِ کوثر چاہیے جبریل کا پر چاہیے

نزع کے عالم میں آیا ہے محمدؐ کا خیال
اے اجل تجھ کو ٹھہرنا اب تو پل بھر چاہیے

تیغ کے سائے میں گہری نیند سونے کے لیے
حیدرِؑ کرار کو احمدؐ کا بستر چاہیے

سرخرو محشر میں جانے کے لئے پیشِ خدا
مدحِ حیدرؑ چاہیے نعتِ پیمبرؐ چاہیے

ساقیا ادراک ہو جائے خود اپنی ذات کا
وہ مئے حُبِ نبیؐ ساغر بہ ساغر چاہیے

کاظمین و کربلا مشہد مدینہ اور نجف
ہاں ضیائے پنجتن منظر بہ منظر چاہیے

ہو مدینہ سامنے اور صاحبِ معراج بھی
ایسی منزل چاہیے اور ایسا رہبر چاہیے

روزِ محشر عشقِ محبوبؐ خدا کے فیض سے
سایۂ دامانِ رحمت اپنے سر پر چاہیے

نارِ دوزخ پاس آجائے یہ ممکن ہی نہیں
دوستو، نامِ محمدؐ نقش دل پر چاہیے

اے خدا نعتِ رسولؐ پاک پڑھنے کے لئے
مجھ کو محشر میں غدیرِ خم کا ممبر چاہیے

مداح خوانِ مصطفےٰ کی ہے جگہ فردوس میں
اور کیا اب تجھ کو نیّر اس سے بڑھ کر چاہیئے

ہے ہمتا و یکتا جمالِ محمدؐ
نہیں ہے کوئی بھی مثالِ محمدؐ

سہارا ہے بخشش کا روزِ قیامت
خدا کی قسم عشقِ آلِ محمدؐ

وہیں مشکلیں میری حل ہوگئیں ہیں
جہاں دل میں آیا خیالِ محمدؐ

گلوں میں فضا میں خلا میں قمر میں
کہاں پہ نہیں ہے جمالِ محمدؐ

نہ آئیں مدد کو تو یہ میرا ذمّہ
ذرا کیجئے تو خیالِ محمدؐ

حیات آشنا ہے محمدؐ کا شیدا
یہ اس پر ہے فیضِ جمالِ محمدؐ

محمدؐ ہیں تخلیقِ عالم کا باعث
مشیت کا منشا کمالِ محمدؐ

مری رہنما ہیں رہِ زندگی میں
کتابِ خدا اور آلِ محمدؐ

غلامِ غلامِ محمدؐ کہیں سب
ہو نیّرؔ پہ فیضِ بلالِ محمدؐ

محمد ﷺ مصطفےٰ کی ذاتِ اقدس جانی پہچانی
محمد ﷺ مصطفےٰ مطلوبِ حق محبوبِ ربانی

شبِ اسریٰ وہاں پائے محمد ﷺ مصطفےٰ پہنچے
جہاں پر آج تک پہنچی نہیں ہے فکرِ انسانی

فقیرِ احمدِ ﷺ مرسل ہوں اس پر ناز ہے مجھ کو
میری نظروں میں بھی جچتا نہیں ہے تاجِ سلطانی

نبی ﷺ کا ذکر ہے قائم محبت میری دائم ہے
وگرنہ عالمِ فانی کی ہر اک چیز ہے فانی

فراقِ مصطفےٰ ﷺ میں اب یہ عالم ہے کہ آنکھوں میں
بشکلِ اشک ہوتا جا رہا ہے خون بھی پانی

شبِ معراج شاہد ہے کلامِ پاک گویا ہے
مرے آقا سے پوشیدہ نہیں اسرارِ یزدانی

بہ فیضِ اسوۂ احمدؐ میں پہنچا ہوں سرِ منزل
مکمل ہو گئی ہے دور آنکھوں کی پریشانی

درِ احمدؐ پہ پہنچوں سر کو رکھوں دم نکل جائے
یہ حسرت کاش پوری ہو بہ فیض و لطفِ ربّانی

حدِ کونیں پہ ڈالی نظر لیکن نہیں دیکھا
محمدؐ کا کوئی ہمسر محمدؐ کا کوئی ثانی

محمدؐ مصطفیٰ کا نام لے کر جو بنا رہرو
پہنچ جائے گا منزل پر وہ اے نیّرؔ بہ آسانی

★

سچ تو یہ ہے کراں تا کراں آپؐ ہیں
فکرِ انساں نہ پہنچی جہاں آپؐ ہیں

رونقِ بزمِ کون و مکاں آپؐ ہیں
بادشاہِ زمین و زماں آپؐ ہیں

رازدارِ امین و اماں آپؐ ہیں
دینِ خالق کے روحِ رواں آپؐ ہیں

یہ حقیقت تو ہے رابطے کے لئے
عبد و معبود کے درمیاں آپؐ ہیں

روشنی سارے نبیوں نے لی آپؐ سے
اصل میں مشعلِ کارواں آپؐ ہیں

صرف معراج ہی پہ ہے موقوف کیا
از زمیں تا فلک ضوفشاں آپؐ ہیں

آپؐ کی گردِ پا سے بنی کہکشاں
آسماں پر بھی عظمت نشاں آپؐ ہیں

کہہ دیا ہے خدا نے یہ قرآن میں
دینِ اسلام کے پاسباں آپؐ ہیں

عبد و معبود میں کوئی پردہ نہیں
گہہ نہاں آپؐ ہیں گہہ عیاں آپؐ ہیں

سوئے طیبہ ہے سب عاشقوں کی نظر
دل کی دنیا پہ یوں حکمراں آپؐ ہیں

آپؐ کے در پہ جھکتے ہیں اربابِ دل
بخدا قبلۂ عاشقاں آپؐ ہیں

حشر کی دھوپ کا خوف کیوں ہو مجھے
سر بسر رحمتِ دو جہاں آپؐ ہیں

آپؐ کے وصف نیّر لکھے بھی تو کیا
مہرباں مہرباں مہرباں آپؐ ہیں

محبت ہے مرے دل کو شہنشاہِ ﷺ دو عالم سے
خوشا میرا مقدر دور ہوں دنیا کے ہر غم سے

پئے دیدارِ ختمی ﷺ مرتبت بے چین رہتے ہیں
وہ موتی جو ٹپکتے ہیں مسلسل دیدۂ نم سے

محمد ﷺ مصطفےٰ ہیں شافعِ ﷺ محشر سرِ محشر
نہ گھبراؤ۔ نہ گھبراؤ۔ یہ دل نے کہہ دیا ہم سے

ثنا خواں آپ ﷺ کا ہوں آپ ﷺ کی رحمت کے میں صدقے
کہ میری زندگی بھی معتبر ہے آپ ﷺ کے دم سے

اگر کرتے رہیں ہم زندگی بھر مدحتِ احمد ﷺ
ادا ہوگا نہ حق مدحت کا محشر تک کبھی ہم سے

رسول ﷺ پاک نے غیروں کو بھی اپنا بنایا ہے
سبق اخلاق کا سیکھو شہنشاہِ ﷺ دو عالم سے

ابھی تک عشق کامل ہی نہیں اپنا حقیقت میں
عمل بھی چاہئے ہیں شافعِ روزِ جزا ہم سے

خدا شاہد زباں پر جب بھی نامِ مصطفیٰؐ آیا
درودوں پر درود آئے ہیں اُس دم عرشِ اعظم سے

بہت ہی آرزو ہو جس کو دیدارِ محمدؐ کی
وہ پہلے اپنی آنکھیں پاک کر لے اشکِ پیہم سے

ہماری زندگی گزرے تو اس انداز سے گزرے
عقیدت ہم کو ہو اُنؐ سے انھیںؐ الفت رہے ہم سے

معافی بھی ملی آدم کو احمدؐ کے وسیلے سے
بظاہر ہیں وہؐ آخر میں مگر پہلے ہیں آدم سے

مسلسل وردِ نامِ مصطفیٰؐ کرتے چلو نیّرؔ
مدینہ دور ہے ہم سے نہ جنّت دور ہے ہم سے

خدا شاہد ہے کہ خوش قسمت ہے امت شاہِ بطحاؐ کی
جسے محشر میں حاصل ہے شفاعت شاہِ بطحاؐ کی

بہت کچھ ہے عنایت پر عنایت شاہِ بطحاؐ کی
فروزاں دل میں ہے شمعِ محبت شاہِ بطحاؐ کی

زمانہ آگیا ہے آج ایسے موڑ پر یارب
کہ اپنائے ہر اک انسان سیرت شاہِ بطحاؐ کی

قیامت تک نہ آئے گا نبیؐ کوئی زمانے میں
قیامت تک چلے گی اب نبوت شاہِ بطحاؐ کی

یقیناً ملتِ بیضا شعورِ زندگی پائے
اگر انسان اپنائے شریعت شاہِ بطحاؐ کی

مری آنکھیں ترستی ہیں بہت دیدار کو یارب
مجھے بھی ہو کبھی حاصل زیارت شاہِ بطحاؐ کی

مری ہستی میں لائی انقلابِ آگہی پیہم
محبّت شاہِ بطحا ﷺ کی عنایت شاہِ بطحا ﷺ کی

درخشاں ہو گئے ہیں نور سے ذرّاتِ طیبہ کے
جو دیکھی نور سے معمور صورت شاہِ بطحا ﷺ کی

پسند آئی تھی جو بی بی خدیجہ کو یہ ہر عنواں
وہ عالمگیر ہے بیشک صداقت شاہِ بطحا کی

پہنچ جاؤں گا میں بھی اک نہ اک دن اُن ﷺ کے روضے پر
کبھی تو رنگ لائے گی محبت شاہِ بطحا ﷺ کی

مدینہ خواب گاہِ احمدِ مرسل ﷺ ہے اے نیّر
برستی ہے وہاں رحمت پہ رحمت شاہِ بطحا ﷺ کی

رہِ ہستی سے یوں میرا گزر ہو
نقوشِ پائے احمدؐ پر نظر ہو

مری فکرِ رسا جب عرش پر ہو
تصوّر میں رُخِ خیرالبشرؐ ہو

نبیؐ کے نقشِ پا ہوں میرا سر ہو
عبادت کاش اتنی مختصر ہو

مدینہ کاش ممدوحِ نظر ہو
تو میری شاعری بھی معتبر ہو

جنونِ بندگی معراج پر ہو
جبیں میری ہو اُنؐ کا سنگِ در ہو

نظر میں روضۂ خیرالبشرؐ ہو
تو پھر ذوقِ نظارہ معتبر ہو

محمدؐ ہر جگہ ہیں جلوہ فرما
ذرا دیکھو اگر اہلِ نظر ہو

ہو نامِ مصطفیٰؐ میری زباں پر
گزر میرا کبھی جو داعیہ ہو

میں ہر منزل کو سمجھوں اپنی منزل
مدینہ کاش میرا ہمسفر ہو

محمدؐ آپ کے میرے کہ سب کے
خدارا تجزیہ کچھ سوچ کر ہو

ہیں ہر سو آپؐ کی رحمت کے چرچے
کرم کی اس طرف بھی اک نظر ہو

نبیؐ کا نام ہو، ہونٹوں پہ نیّر
مرا دنیا سے جب وقتِ سفر ہو

جو محمدؐ کے طلب گار نظر آتے ہیں
زندگی کے اُنھیں آثار نظر آتے ہیں

جو بشر صاحبِ کردار نظر آتے ہیں
وہ محمدؐ کے پرستار نظر آتے ہیں

جو محمدؐ کے گرفتار نظر آتے ہیں
وہ مدینے کے سزاوار نظر آتے ہیں

اسوۂ احمدِؐ مرسل سے جو ہیں دور اُنھیں
مرحلے زیست کے دشوار نظر آتے ہیں

ہم تو مستِ مئے توحید ہیں۔ میخوار نہیں
ہم وہ غافل ہیں کہ ہشیار نظر آتے ہیں

قافلے گزرے مدینے کے مری نظروں سے
یوں بیاباں مجھے گلزار نظر آتے ہیں

بے نیازانہ رہِ عشق کے جو راہرو ہیں
پیروِ احمدؐ مختار نظر آتے ہیں

نامِ محبوبِؐ خدا کتنا ہے محبوب کہ ہم
جان تک دینے کو تیار نظر آتے ہیں

جب بھی سوچا تو یہ محسوس ہوا ہے مجھ کو
اک محمدؐ مرے غمخوار نظر آتے ہیں

آج نیّرؔ بھی وہاں ہوں کہ جہاں اُنؐ کے طفیل
مجھ کو انوار ہی انوار نظر آتے ہیں

تصوّر میں رسولؐ اللہ کا روئے منوّر ہے
بصارت میری مونس ہے بصیرت میری رہبر ہے

ہر لمحہ مخاطب مجھ سے اب میرا مقدّر ہے
ثناخوانِ نبیؐ کا جنت الفردوس میں گھر ہے

بحمد اللہ اب میرا تصوّر خلد منظر ہے
نگاہوں میں یہ ہر لمحہ رسولؐ اللہ کا در ہے

سرِ محشر ثنائے مصطفیٰؐ میرے لبوں پر ہے
مرے قبضے میں جنت ہے مری مٹھی میں کوثر ہے

وہی ختمِ رسلؐ فخرِ رسلؐ محبوبِ داور ہے
جو آیا سب سے آخر میں وہی افضل پیمبرؐ ہے

عجم کا رہنے والا ہو عرب کا رہنے والا ہو
محمدؐ کی نظر میں صاحبِ ایماں برابر ہے

نہ جھکے تھے نہ جھکے ہیں نہ جھکیں گے رہِ حق سے
نگاہوں میں ہماری سیرتِ محبوبؐ داور ہے

نہیں ایمان جس کا بھی ذرا ختمِ نبوتؐ پر
حدودِ مذہبِ اسلام سے وہ شخص باہر ہے

یہ صدقہ ہے حقیقت میں محمدؐ کے پسینے کا
جہاں کا گوشہ گوشہ جس کی خوشبو سے معطر ہے

مرا ذوقِ عبادت کس بلندی پر مجھے لایا
تصوّر میں نبیؐ کا سنگِ در ہے اور مرا سر ہے

کہاں میں اور کہاں نعتِ رسولِ پاکؐ اے نیّرؔ
کہ قطرہ پھر ہے قطرہ اور سمندر پھر سمندر ہے

سر پر رہے گا حشر میں دامن حضورؐ کا
یوں مجھ کو انتظار ہے آوازِ صور کا

تاریکیٔ عرب میں وہ عالم ظہور کا
چرچا چہار سو ہے محمدؐ کے نور کا

صلِّ علیٰ یہ فیض ہے چشمِ حضورؐ کا
عالم بہت بلند ہے دل کے سرور کا

از فرش تا فلک شبِ معراج کی قسم
مربوط سلسلہ ہے محمدؐ کے نور کا

یارب مروں تو نام محمدؐ ہو زیرِ لب
سایہ ہو مجھ پہ حشر میں دستِ حضورؐ کا

جس کی نہ کوئی حد ہے نہ جس کا کوئی حساب
وہ سلسلہ ہے عالمِ امکاں میں نور کا

اترا رہا ہوں عشقِ رسول کریم پر
چرچا ہے فرش و عرش پہ حسنِ غرور کا

تاریکیاں بھی چھٹ گئیں خود کائنات سے
پرتو پڑا جو احمدؐ مرسل کے نور کا

میں ہوں شرابِ عشقِ محمدؐ پیے ہوئے
اندازہ کوئی کیا کرے میرے سرور کا

مدحت سرا ہوں سرورِ کونین کے حضور
نیئر یہ فیضِ خاص ہے مجھ پر حضورؐ کا

جب زباں پر مصطفےٰ ﷺ کا نام ہو
کیوں نہ حاصل پھر مجھے آرام ہو

مدحتِ احمد ﷺ جو صبح و شام ہو
اک عبادت مجھ سے سرانجام ہو

جس کے ہونٹوں پر نبی ﷺ کا نام ہو
جادۂ ہستی میں کیوں ناکام ہو

ذہن میں آیا خیالِ مصطفےٰ ﷺ
دور مجھ سے گردشِ ایام ہو

ہو زباں پر مدحتِ محبوبِ حق ﷺ
جب بھی میری زندگی کی شام ہو

کہہ رہا ہوں نعتِ محبوبِ ﷺ خدا
کیوں نہ مجھ پر بارشِ الہام ہو

ہو تصوّر میں مرے روئے رسول ﷺ
تب مکمّل میری صبح و شام ہو

جب میں جنّت میں کہوں نعتِ رسول ﷺ
حوضِ کوثر کا لبوں پر جام ہو

روضۂ سرور ﷺ پہ جا کر جان دوں
کاش الفت کا یہی انجام ہو

نور سے اُن ﷺ کے جو ہو روشن دماغ
ذہن سے باہر خیالِ خام ہو

ہجر میں نیّرؔ رسول ﷺ پاک کے
دل ہی جانے دل کا کیا انجام ہو

فلک سے درود و سلام آرہے ہیں
زمانے میں خیرالانامؐ آرہے ہیں

بہ حسنِ عقیدت زباں پر ہماری
درود آرہے ہیں سلام آرہے ہیں

بہ نامِ محمدؐ سلامِ عقیدت
ہماری زباں پر مدام آرہے ہیں

بہ ایمائے رحمت زمانے کی خاطر
وہؐ لے کر خدا کا کلام آرہے ہیں

درِ آمنہ پر بہ پیشِ محمدؐ
فرشتے بھی لے کر سلام آرہے ہیں

فرشتے یہ معراج کی رات بولے
تمام انبیا کے امام آرہے ہیں

مؤدب ہیں سارے فرشتے بھی نیّرؔ
سرِ عرش عالی مقام آرہے ہیں

قطعات

نورِ خدا ہے جلوہ فگن کائنات میں
محفل کو آج رونقِ محفل بھی مل گئی
نیّرؔ رسولِ پاکؐ زمانے میں آئے ہیں
رہبر بھی مل گیا ہمیں منزل بھی مل گئی

فرشتے عرش سے لے کر سلام آتے ہیں
چھلک کے فرش پہ کوثر کے جام آتے ہیں
جہاں کہیں بھی پڑھی جائے نعت اے نیّرؔ
بذاتِ خود وہاں خیرالانامؐ آتے ہیں

تصوّر میں روضے کی جالی ہے نیّرؔ
ہے محفوظ ہر اک بلا سے سفینہ
مری روح کی آرزو بس یہی ہے
محمدؐ محمدؐ مدینہ مدینہ

چھٹے سب تیرگی دنیا سے اور پھر روشنی آئے
جنوں کو کچھ ادب آئے خرد کو آگہی آئے
الٰہی یہ مقامِ عشق بھی ہم کو عطا کر دے
بہ فیضِ اسوۂ احمدؐ شعورِ زندگی آئے

تصوّر کو سجا رکھا ہے میں نے
مقدّر کو جگا رکھا ہے میں نے
لگا کر لَو محمدؐ مصطفےٰؐ سے
چراغِ دل جلا رکھا ہے میں نے

کیا شان اُس کی اپنی زباں سے بیاں کروں
قدموں پہ جس کے گردشِ ایام جھک گئی
وہ ذات صرف ذاتِ رسولؐ کریم ہے
جس کے لئے کہ وقت کی رفتار رُک گئی

تیرے محبوبؐ سے اتنی ہو محبت یارب
ہو مری زیست محمدؐ سے عبارت یارب
آرزو ہے یہ پئے عشقِ محمدؐ میری
نعت ہی نعت کہوں تا بہ قیامت یارب

مجھ پہ رسولِؐ پاک کا فیض و کرم رہا
نیّرؔ نگاہِ حق میں بڑا محترم رہا
دل میں بسی ہوئی تھی جو الفت رسولؐ کی
مجھ سے تو کوسوں دور زمانے کا غم رہا

زمانہ لاکھ بنائے۔ بنا نہیں سکتا
کوئی رسولؐ کی صورت دکھا نہیں سکتا
خدا کی بستی میں آئینِ مصطفٰےؐ کے سوا
کوئی نظامِ مساوات لا نہیں سکتا

نہ دن ہی آئے گا نیّر نہ رات ڈوبے گی
کہ تیرگی میں یہ سب کائنات ڈوبے گی
جو درمیاں سے ہٹا دو گے ذاتِ احمدؐ کو
تو پھر زمانے کی نبضِ حیات ڈوبے گی

جہاں بے جان بھی لب کھولتے ہیں
وہاں جاتے کو ہم پر تولتے ہیں
دیارِ مصطفےٰؐ میں چل کے دیکھو
وہاں پر سنگریزے بولتے ہیں

جو محمدؐ شناس ہوتے ہیں
وہ بشر باحواس ہوتے ہیں
قابلِ رشک اُن کی قسمت ہے
جو محمدؐ کے پاس ہوتے ہیں

پا پیادہ تلاش میں حق کی
مصطفیٰ کے دیار تک جاؤں
پھر بھی حاصل مجھے سکون رہے
راستے میں کہیں جو تھک جاؤں

مقصدِ شاعری ہے نعت ہی نعت
رونقِ زندگی ہے نعت ہی نعت
بارشِ نور مجھ پہ ہے نیّر
روح میں بس گئی ہے نعت ہی نعت

میں مستِ مئے حُبِّ شاہِ دو عالم
اِدھر جھومتا ہوں اُدھر جھومتا ہوں
ہے صلِّ علیٰ بہ کمالِ محبّت
تصوّر میں اُن کے قدم چومتا ہوں

لب پہ وردِ درود رہتا ہے
اب تصوّر میں رو بہ رو ہیں آپؐ
ذکرِ کون و مکاں پسند نہیں
میرا عنوانِ گفتگو ہیں آپؐ

محبت کا قرینہ آ ہی جائے
کہ مرنا اور جینا آ ہی جائے
نبیؐ سے عشق ہو اس درجہ مجھکو
تصوّر میں مدینہ آ ہی جائے

یہ ہے مجھ پر فیضِ عام مصطفےٰؐ
جی رہا ہوں میں بنامِ مصطفےٰؐ
بعد مردن یہ گزارش ہے مری
قبر پر لکھنا غلامِ مصطفےٰؐ

نہ پوچھو راہِ محبّت میں کیا ارادہ ہے
ہے دل کے پاس مگر فاصلہ زیادہ ہے
یہ جستجوئے محمدؐ یہ دید کی حسرت
سفر مدینے کا ہے اور پا پیادہ ہے

سکونِ دل و جاں نظر پا رہی ہے
مدینے کی ہر سُو فضا چھا رہی ہے
یہ فیضِ رسولِؐ خدا۔ در حقیقت
مری زندگی پر بہار آ رہی ہے

ازل سے کی زمانے میں حقیقی جستجو میں نے
نگاہِ یاس سے دیکھے اکثر چارسو میں نے
پئے دیدارِ ختمیؐ مرتبت نبیؐ خدا شاہد
جلا رکھا ہے دل میں اک چراغِ آرزو میں نے

ساری دنیا کے لیے جینے کا ساماں ہو گیا
درد کے ماحول میں رہنا بھی آساں ہو گیا
اے خوشا قسمت کہ آئے رحمت اللعالمین ﷺ
ذرّہ ذرہ بزمِ ہستی کا درخشاں ہو گیا

زباں پر ہے جو میری نعتِ احمد ﷺ
یہ مجھ کو فخر حاصل یہ شرف ہے
نہ پوچھو کیا ہے اب محفل کا عالم
درودوں کی صدا چاروں طرف ہے

یہ محشر میں جلوہ گری اللہ اللہ
کہ رحمت سے جھولی بھری اللہ اللہ
میں شانِ کریمی کے قربان جاؤں
گناہوں سے نسبت بری اللہ اللہ

رہِ وفا سے کوئی یوں گزر نہیں سکتا
مری طرح سے زمانے میں مر نہیں سکتا
میں پی رہا ہوں مئے عشقِ احمدؐ مختار
مری شراب کوئی بند کر نہیں سکتا

دن گزرتے ہیں خدا کے حکم کی تعمیل میں
دولتِ عشقِ نبیؐ ہے اب مری تحویل میں
صرف محبوبِ الٰہیؐ کا ثنا خواں ہی نہیں
اسوۂ احمدؐ بھی ہے نیّرؔ مری تخئیل میں

نرالی روح کی یہ جستجو ہے
کہ مجھ سے میرے دل کی گفتگو ہے
محبّت ہی کا جذبہ ہے یہ نیّرؔ
محمدؐ مصطفٰےؐ کی آرزو ہے

وہ دنیا میں ہمیشہ کامیاب و شادماں ہوگا
محبت مصطفیٰؐ کی جس کو بھی ملحوظ رہتی ہے
جو سمائے ہیں رسولؐ اللہ کی سیرت کے ہو نیّر
خدا شاہد ہے وہ ہستی بہت محفوظ رہتی ہے

بہت آسمانی کتابوں سے سمجھا
کلامِ مبیں کے حوالوں سے سمجھا
ہے خورشید روشن نبیؐ کی بدولت
نبیؐ کو نبیؐ کے اُجالوں سے سمجھا

محمدؐ کی الفت کے گن گا رہا ہوں
ہمہ وقت تسکینِ جاں پا رہا ہوں
نبیؐ کی محبت کا ادنیٰ تصرف
کہ میں سوئے طیبہ کھنچا جا رہا ہوں

حبیبؐ لامکاں سے مانگتا ہوں
شہنشاہِ زماں سے مانگتا ہوں
بس اپنی آرزو اپنی تمنّا
امینؐ دو جہاں سے مانگتا ہوں

مجبوبؐ الٰہی کے جو در کا سوالی ہے
اس مانگنے والے کی کچھ شان نرالی ہے
یہ فیض و کرم نیّرؔ مجھ پر ہے محمدؐ کا
جھولی نہیں خالی تھی جھولی نہیں خالی ہے

خدا گواہ خدائی بس لازوال رسولؐ
ہے عرش زیرِ قدم ایسا باکمال رسولؐ
اُسے سمجھتے ہو اپنا سا اے معاذ اللہ
مثال جس کی نہیں ہے وہؐ بے مثال رسولؐ

ہر نفس یادِ رسولؐ دوسرا آتی ہے
دامنِ ختمِ نبوتؐ کی ہوا آتی ہے
کان میں آتی ہے اس وقت ندائے احمدؐ
جب کبھی دل کے دھڑکنے کی صدا آتی ہے

یقیں ختمِ نبوت پر ہے لازم
یہ حکمِ رب ہے فرمائش نہیں ہے
یہ محفل ہے محمدؐ مصطفےٰ کی
یہاں پر شک کی گنجائش نہیں ہے

سیاہ بخت ہوں اب نورِ کبریا مل جائے
گناہگار ہوں بخشش کا آسرا مل جائے
یہی ہے آخری امید میری اے نیّر
کسی طرح مجھے دامانِ مصطفےٰؐ مل جائے

عطیہ ہے حبیبِؐ کبریا کا
کہا ہے میں نے جو سولہ برس میں
مگر قابل جو ہوں نعتِ نبیؐ کے
نہیں وہ حرف میری دسترس میں

بدلا ہے زاویہ جو عذاب و ثواب کا
لطف و کرم ہے شافعِ روزِ حساب کا
مجھ سا گناہگار بھی حق دارِ خلد ہے
یہ سب ہے فیضِ عشقِ رسالتمآبؐ کا

پیشِ نظر جو روضۂ خیرُالانامؐ ہے
آنکھیں جھکی ہوئی ہیں یہ ایسا مقام ہے
نیّرؔ بہ فیضِ صاحبِؐ معراج ہر نفس
آٹھوں پہر لبوں پہ درود و سلام ہے

رُخ موڑ دے جو گردشِ لیل و نہار کا
مرکز ہے اس کی ذات سکون و قرار کا
دشتِ عرب میں پھول اخوت کے کھل اُٹھے
آئے حضور آگیا موسم بہار کا

اعمال محمدؐ کے سب حق کے مطابق ہیں
قرآن یہ کہتا ہے یہؐ مصحفِ ناطق ہیں
کہتا ہے ابجیسؐ جو بھی اپنا سا زمانے ہیں
وہ قول کا جھوٹا ہے یہؐ قول کے صادق ہیں

حبیبؐ حق کے جو زیرِ حبیب ہوتے ہیں
وہ رحمتوں سے ہمیشہ قریب ہوتے ہیں
جنہیں رسولؐ کے قدموں میں مل گئی ہے جگہ
خدا گواہ بڑے خوش نصیب ہوتے ہیں

تیرگی سامنے سے ہٹ جائے
روشنی آنکھ میں سمٹ جائے
مصطفےٰؐ کی اگر محبت میں
زندگانی ہماری کٹ جائے

چھٹیں تاریکیاں اور ہو گیا روشن جہاں سارا
وہ لے کر روشنی ہی روشنی نورِ خداؐ آئے
خدا کا فیض ہے نیّرؔ سندِ بخشش کی پائی ہے
سراپا بن کے رحمت شافعؐ روزِ جزا آئے

زمیں پہ صاحبِ ام الکتاب آتے ہیں
تمام نبیوں کے عالی جناب آتے ہیں
کرو سلام کہ تعظیم فرض ہے نیّرؔ
اٹھو اٹھو کہ رسالتمآبؐ آتے ہیں

نظامِ دینِ محمدؐ جہاں میں عام کرو
اٹھو بہ عزم و یقیں اور یہ نیک کام کرو
رسولؐ پاک زمانے میں آئے ہیں نیّرؔ
اٹھو سلام کی صورت میں احترام کرو

خدا شاہد کہ راہِ زندگی میں
خوشی یہ ہے کہ کوئی غم نہیں ہے
مجھے یہ فخر ہے دراصل نیّرؔ
محبت مصطفےؐ سے کم نہیں ہے

مری روح جو شاد ہے درحقیقت
مدینے کی یہ یاد ہے درحقیقت
میں نیّرؔ ثناخوانِ شاہِ رسلؐ ہوں
یہ نعمت خداداد ہے درحقیقت

آپؐ نطق و بیان دیتے ہیں
زندگانی کی شان دیتے ہیں
ہو گواہی اگر نبوت کی
کنکروں کو زبان دیتے ہیں

ہے فخر گدائی پہ درِ ختمِ رسلؐ کی
ہم گردشِ حالات سے رُکے نہ رُکے ہیں
اللہ رے اُس گھر کی بیاں شان ہو کیونکر
جس گھر پہ فرشتے بہ تعظیم جھکے ہیں

صبح لکھا ہے شام لکھا ہے
میں نے اُنؐ کو سلام لکھا ہے
میں نے جب بھی لکھا ہے نام اپنا
مصطفےٰؐ کا غلام لکھا ہے

بات کہتا ہوں میں قرینے کی
خلد ہے سرزمیں مدینے کی
مجھکو آقا ؐ مدینے بلوائیں
ورنہ حسرت نہیں ہے جینے کی

آج محبوب ؐ خدا مہمان حق بن کر چلے
وردِ لب صلّ علیٰ کے ہر فرشتہ آج ہے
فرش سے تا عرش ہے اک سلسلہ انوار کا
یہ گزرگاہِ نبی ؐ کی اولیں معراج ہے

انہیں ؐ کے نام کو دل کا قرار کہتے ہیں
انہیں ؐ کو گلشن دیں کی بہار کہتے ہیں
انہیں ؐ کے در پہ جھکی ہے جبین ملائک کی
انہیں ؐ کو رحمتِ پروردگار کہتے ہیں

نہ عرضِ حال کرتا ہوں نہ میں فریاد کرتا ہوں
بقیدِ ہوش اپنی زندگی کو شاد کرتا ہوں
زباں خاموش ہے میری نظر سوئے مدینہ ہے
محمدؐ مصطفےٰ کو دل ہی دل میں یاد کرتا ہوں

محمدؐ حاصلِ دنیا و دیں ہیں
محمدؐ ہر زمانے کے امیں ہیں
محمدؐ وجہِ تخلیقِ دو عالم
محمدؐ رحمت اللعالمیں ہیں

جہاں میں بول بالا ہو رہا ہے
کہ جینے کا سہارا ہو رہا ہے
محمدؐ کی بدولت دو جہاں میں
اُجالا ہی اُجالا ہو رہا ہے

یہ نیت رہا ہے قرارِ مدینہ
کرم ہاں کرم تاجدارِ مدینہ
یہ دل تو بہت مضطرب ہو رہا ہے
جو دیکھوں تو لوٹوں بہارِ مدینہ

وظیفہ مرا صبح و شام اللہ اللہ
زباں پر بصد احترام اللہ اللہ
محمدؐ محمدؐ محمدؐ محمدؐ
یہی وِرد میرا مدام اللہ اللہ

اللہ اللہ عرش پر یہ احترامِ مصطفےٰؐ!
نام لیتے ہیں فرشتے بھی وضو کرنے کے بعد
اہلِ ایماں کو وہ ہیں بخشش کا مژدہ مل گیا
جب نبیؐ آئے خدا سے گفتگو کرنے کے بعد

نہ پہچان پایا کوئی نیک و بد کو
نہ پہنچا کوئی بھی محبت کی حد کو
ہوں اعمال اچھے تو انسان نیرؔ
رسولِؐ خدا کو پکارے مدد کو

یہ عشقِ محمدؐ کی ادنیٰ سی کرامت ہے
آنکھوں میں بصارت ہے اور دل میں بصیرت ہے
ہیں دل میں مکیں میرے اور آنکھوں سے پوشیدہ
وہ عشق کی صورت ہے یہ شوقِ زیارت ہے

شعور و فہم کا زینہ دکھائی دیتا ہے
ہدایتوں کا قرینہ دکھائی دیتا ہے
نجف سے مشہد و کرب و بلا سے نیرؔ
کہاں کہاں سے مدینہ دکھائی دیتا ہے

یہ میری محبت کا ادنیٰ صلہ ہو
مرے واسطے بابِ رحمت کھلا ہو
میں دنیا میں ہوں بے نوا۔ یا محمدؐ
مجھے بھی نواسوں کا صدقہ عطا ہو

دل مرا باغ باغ ہوتا ہے
اور روشن دماغ ہوتا ہے
فیض عشقِ رسول سے نیّر
کیسا روشن چراغ ہوتا ہے

منور

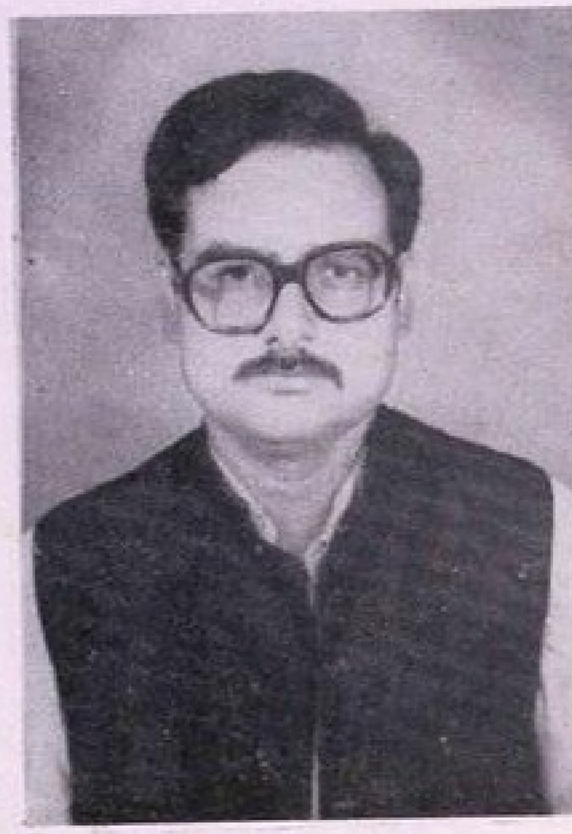
دونوں آنکھوں کو نور ملتا ہے
اور دل کو سرور ملتا ہے
اسوۂ مصطفےٰ سے اے نیّر
آدمی کو شعور ملتا ہے

کشکولِ نیّر

نیّر اسعدی کے نو تصنیف مراثی، قطعات اور سلاموں پر مشتمل دوسرا مجموعہ کلام انشاءاللہ جلد پیش کیا جائے گا۔

ہم یہاں مختلف مرثیوں سے چار منتخب بند، چار منتخب قطعات اور چند سلاموں سے منتخب اشعار پیش کر رہے ہیں۔

مولائے کائنات جو میرا امیر ہے
کشکول ہے بھرا ہوا بندہ فقیر ہے



نیّر اسعدی

کشکول نیّر

نیّر اسعدی کے مراثی کا مجموعہ زیرِ ترتیب ہے۔
انشاءاللہ جلد چھپنے کے بعد منظرِ عام پر آجائے گا۔

قطعہ تاریخِ وصال

والدۂ ماجدہ:- نیاز فاطمہ ذاتِ عالی صفات

سنہ ۱۹۸۶ء

جب صبح و شام ہوتا ہے اللہ کا کرم
کیوں مومنہ کو وحشتِ تربت کی فکر ہو
کچھ کچھ سی مطمئن تھیں ابھی وہ کہ اُن کا دل،
بولا نیاز فاطمہ زہراؑ کا ذکر ہو،

سنہ ۱۴۰۷ھ